وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقاً

الحمد للہ والمنت کہ رسالہ کاشف الحق وقصیدہ فضائل زیارت روضہ

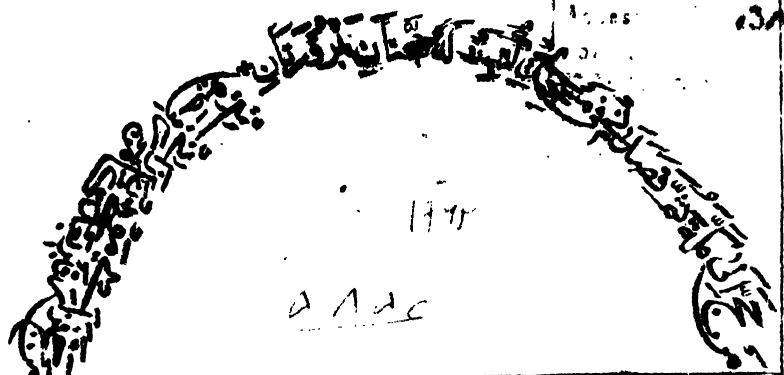
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہدیہ سلام وآداب زیارت شریف مسمی بہ



من تصنیف لطیف وتالیف نظیف محض ازافادہ طالبان حق

وشائقان ادراک حقیقی علامۂ عصر وحید الدہر محمد امیر اکبرآبادی دام اللہ فیضہم

مطبع الٰہی واقع شہر آگرہ محلہ کٹرہ نونگر طبع دید



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمین ۝ والعاقبة للمتقین ۝ والصلوة علی رسوله محمد واله واصحابه اجمعین ۝ بعد حمد ونعت کے فقیر حقیر محمد امیر اکبر آبادی خدمت مین اپنے بهائی مسلمانون مطیع سنت کے ظاہر کرتا ہی کہ جو کتاب اتمام الحجة فی زمانه عقیدہ وہابیه پر مرتب ہوئی ہے کہ جسمین اکیس حدیثین بعض صحیح بعض حسن جو وجوب زیارت آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم پر دال ہین سبکو صارم منکی کے حوالے سے جھٹلایا ہی یہه مکر کا جال بچھایا ہی بلکہ زیارت آنحضرت صلی الله علیه وسلم جسطرح پر فی زماننا مروج ہی اوسکو تو بلا شک حرام اور بدعت لکھا ہی یہه کچهه بکا ہی معاذ الله من هذا الکذب اور بیچ بیچ اعلان مین جهوٹا دعوا مستحب ہونیکا بهی کیا ہی یہه جل دیا ہی اور اختتام کتاب پر یہه نقره جمایا ہی کہ جو تارک الزیارت ہین وہ افضل الناس ہین یہه سراسر نفاق کا اظہار ہی اہل سنن سے کہ نزدیک ایسے وہابیه عقیده والے اخس الناس ہین کیونکہ اہل سنت جماعت کا یہه مذہب نہین لهذا اوسکا سمجهانا اپنے بهائی سنت جماعتونکو ضرور ہوا تا کہ وہ کتاب دیکهه کر کهین کوئی ناواقفیت کے سبب شوق زیارت سے سست نہو جاوے اور ایسا نہ سمجهین کہ جیسے اوس کتاب مین جینے اتمام الحجة مین لکها ہی درست ہی اوس لئے اس کتاب کی تین فصلین کین

اول **فصل** مین کل خلاصہ ہی اس عقیدے والونکا جواز زیارت شریف کو ایسا لکھتے ہین اور لکھتے ہین وہ باتین جو سنت جماعت سے خارج ہین اسیواسطے اس فصل کا نام کاشف الحق ہی اور **دوسری** فصل مین فضایل زیارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین قصیدہ ہی کہ جس سے حقیقت اور فضیلت زیارت کی کماحقہ دل مین ایماندار کے جای قرار ہوا اور **تیسری** فصل مین ہدیۂ سلام اور آداب زیارت ہے اللہ تعالے قبول فرماوی اور بھائی سنت جماعتون کو نفاق سے بچاوے اور شوق زیارت دیوے کہ وہابی خارجی ابن تیمیہ کے عقیدے والونکے جال مین نہ پھنسین جو کہ اس کتاب کا اصل مقصد فضیلت اور ذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی لہذا نام بھی اسکا **اذکار محمدی** رکھا واللہ المستعان وعلیہ التکلان **فصل اول کاشف الحق** واضح ہو کہ ان دنون مین خاکر ہندوستان مین وہابی خارجیون ابن تیمیہ کے مریدون نے بہت مسئلہ خلاف عقاید اہل سنت جماعت کے بیان کرنے شروع کئے ہین اور جو کہ بعضے اونمین سے عالم مشہور ہین عوام لوگ اوس مسئلہ کو درست سمجھتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ حقیقت مین وہ عالم نہین ہے کیونکہ عالم نائب رسول ہوتے ہین ہر نائب کو اپنے آقا کی تعظیم اور تکریم اور محبت ضرور ہی کہ جہانتک ہوسکے اپنے آقا کیطرف لوگونکو بلاوے اور ایسی توقیر اور منزلت کے ساتھ آقا کا حال کہے کہ جسکے دلمین اوسکے آقا کی رغبت ہووہ بھی مشتاق اور عاشق ہو جاوے اور اوسکے آقا ہی کا کلمہ پڑہنے لگے ایسے عالمون کی صورت دیکہنے سے نجات ہوتی ہی ایسے عالمونکی جتنی کرامت کرے تھوڑی ہے جن کے نام لے تو جنتی ہوا اور وہ عالم نہین کہ اوپر کے اوصاف سے بالکل مخالف ہین اور ایسے مسئلے بیان کرتے ہین جو تنقیص شان آقای نامدار ہین اور عدل اور انصاف کو بالای طاق رکہکر یہہ کہتے ہین اور نفل اور سنت اور مستحب فعل کا تو کیا ذکر واجب فعل کو بھی کفر اور شرک کہنے لگے یہان تک کہ ان بی انصافون نے زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حرام اور بدعت لکھدیا شرم اور غیرت نہ آئی اب مجھکو یقین ہوا کہ یہہ لوگ سراسر

خطا اور بھول پر ہین عورتون اور لڑکون کیسی ہٹ کر رہے ہین دل سے عدل اور انصاف کو
تو اوٹھا لیا ہی اوڑ پر موجود ہین وہی مثل ہی کہ قاضی سے مجھے بہت ہرایا لیکن مین نہین ملتا
ابن تیمیہ کا کلمہ پڑہکر سنت جماعت مین ملا چاہتے ہین اور ابن تیمیہ اور عبد الوہاب کا
حال بار بار ہم لکھتے ہین کہ مخالف اجماع اور مخالف علماء حرمین شریفین ہین اور ان کی
طرف کی کتاب اور تقریر کا کیا حوالہ یہہ تو مخاصمہ اور مجادلہ مین ہوتا ہی کہ ایک دوسرے کو رد کرتا
ہی صارم منکی کے رد مین بہی حرمین مین اکثر کتابین موجود ہین اور کچہہ صارم منکی والا خلفا
اربعہ مین سے نہین و ائمہ اربعہ مین سے نہین محدثین صحاح ستہ والون مین سے نہین اور
فقہای معتبرہ مین سے نہین ہے مفسرین جا بجا مین سے نہین ہی صحابہ کرام مین سے نہین ہے
صوفیان عظام مین سے نہین ہی علمای راشدین مین سے نہین ہے جسکے حوالہ پر یہہ ایسے
نازان ہوئے کہ کتاب کا نام اتمام الحجۃ رکہا ایسے شخص کا کیا اعتبار جو مخالف اجماع ہی یہہ تو
ناقص الحجۃ ہوئی ورنہ خود یہہ کتاب جو آنجناب نے تالیف فرمائی ہی ذرا حرم شریف مین
جاکر پڑہیے اور فضیلت کی دستار باندہیے کہ ذرا ہندمین نام تو ہوا اور گہر گہر ان کی خوبیکا
بیان ہوا آپنے اگرچہ فریب ذہنی کو الیس جز مین تقریر باطلہ سے چہپایا لیکن نجاست کی بد بو نہین
چہپتی ہی خواہ کیسا ہی عطر گلاب ڈالو الحمد للہ کہ دعوی میرا سچا ہوا جو مینے قول محصوص مین لکہا تہا
کہ حضرت ابن تیمیہ کے مرید ہین جو اشد منکر زیارت قبر مبارک محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہی اور عبد الوہاب کے مطیع جو قاتل اہل سنت جماعت ہوا پس اسی لحاظ سے یہہ
وہابی نہین جاتے اور کوئی عذر ہفین لوگون مین لہانا مستحب ہی نیکا کرکے الزام سے
چہنا چاہتے تہے لیکن اللہ تعالی کو تو وہ فریب باطنی چہپانا منظور نتہا مطعون خلایق
تراکرا اونہین کے ہاتہہ سے وہ بات لکہوائی جیسے فرعون سے موسی علیہ السلام کو
پرورش کرایا وہ احکم الحاکمین بڑا غالب اور قادر ہی یہہ بہی لآیات لاولی الالباب مین سے
ہی اب خلاصہ کتابکا سنیے اور آنجناب کی دانائی پر آفرین کیجیے کہ بموجب بیت

جو عاقل ہو تو ایسا ہو کہ ثانی جسکا مشکل ہو ۔ خود اپنے ہی عبارت سے خجل ہوا درقاین واہ
صاحب اپنی تحریر سے آپہی قائل ہوئے دوسری دلیل تلاش کرنیکی حاجت نہوئی سچ ہی
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ۔ نفسانیت ایسا برا آزار ہی کہ جاہل کی تو کچھہ
اصل نہین عالم بھی گرفتار ہین اور غصہ مین اتنا بھی خیال نہین رہتا کہ ہم اول اس کتاب کے
کیا لکھہ آئے ہین اور آخر کو کیا لکھتے ہین اور درمیان مین کیا کلام ہی یہہ کیسا ربط بی ضبط
یا خبط یا سرسام ہی چنانچہ فی الحال جو کتاب تمام الحجہ میری نظر سے گذری اوسمین دیکھا تو
مولف صاحب نے نہایت جودت طبع فرمائی ہی اور باوجود مناہی شدید کے کہ یا ایہا
الذین امنوا لا تغلوا فی دینکم غیر الحق یعنے ای ایمان والو مت مبالغہ کرو اپنے دین کے
بات مین ناحق غلو کو شعار اپنا بنایا اور فَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا کَتَبَتْ اَیْدِیْھِمْ وَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا
یَکْسِبُوْنَ ۔ پس وای ہی اونکو جو کچھہ لکھتے ہین اون کے اور وای ہی اونکو جو کچھہ
کماتے ہین اس سے نڈرے اور یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۔
یعنے ای ایمان والو درود بھیجو نبی پر اور سلام اوسکی عظمت کو دلمین بجا نامنصف
نہوئے کچھہ نشر ہای قریب دو سال کے تلاش کی جتنی کتابین فقہا اور محدثین کی دیکھین
وجوب زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مالا مال پائین غیرت نے تقاضا کیا کہ
قائل ہون زیارت کو جاوین عقیدہ فاسد جو انکار زیارت ہی توبہ کرین مسلمان ہون
یعنے اُمنّا مین سے نکل کے آمنّا مین داخل ہون دو نوجوان کی بہلائی اوٹھاوین بلکہ
ثبوت انکار پر اڑے جب کہین ثبوت انکار کا پتا نہ پایا آثار حبیب الرحمن دیکھا قائل ہوئے
کتاب اتفاق الائمہ دیکھی نادم ہوئے کہ ان کتابون کو اہل انصاف دیکھین کہ زیارت
قبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین کیا کلام لکھا ہی اور ابن تیمیہ جو منکر زیارت ہی
اور جسکے مطیع حافظ ابن احمد ابن محمد عبد الہادی ہین جنکی کتاب صارم منکی ہے یا
عبد الوہاب یا ہند والہ وہابی اون کے مطیع ایسے عقیدے والون کے کیا اوصاف لکھے ہین

سوا خارجی کے اور لقب تو نہین ملا تو نہایت حیران ہوے اپنے پیر سے مدد چاہی
جو ابن تیمیہ ہی اونسے خواب مین بشارت دی میری منسک دیکھو اور حافظ ابن احمد
ابن محمد عبد الهادی کی صارم منکی منگالو کہ وہ میری منسک کا خلاصہ ہی تم وہی عبارت لکھدو
اور زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرام اور بدعت ہونیکا دعوا کرو پہر دیکھو
تمہاری فتح ہی جو الہی کیسی معراج ہوئی اس خیال سے نہایت خوش ہوے پہولے
نہ سماے بہت اترائے گویا وحی جبرئیل علیہ السلام لائے فوراً صارم کے متلاشی ہوے
جب بہم پہونچی اوسکی نقل سب کتاب مین بھر دی گویا بڑا ہدف پر تیر مارا اپنی عقلمندی
مین مشہور رہے واہ واہ یہ صاحب بڑی عالم ہین دیکھی کیسی عربی لکھی ہی اون کی
عبارت کو وہ سمجھے جو بڑا عالم ہو جو وہ لکھتے ہین درست ہی اچھا جال مکر کا بچھایا عجب
زیارت کا ثبوت کامل پہونچا کہ جتنے رسالہ چھپے ہین ملاحظہ فرماوین بار بار لکھنا
فضول ہی اون کے رد کا جواب بن آیا تو یہ اکیس جزو مین صارم منکی کی عبارت لکھکر
بچھا جال اور اس سے تو ہمارا دعوا وجوب زیارت ثابت ہوا کہ جو اکیس احادیث صحیح ہی
دعوی وجوب زیارت مین ہین اگرچہ اور احادیث کثیر ہین لیکن ہمارا مطلب
انہین اکیس سے بر آیا اور کی تلاش کیا ضرور یہ اکیس گواہ گویا ہمارے دعوی وجوب
زیارت کے ہوے اور ان اکیس کو ان صاحب نے صارم منکی سے جھٹلایا تو انکا فقط
ایک گواہ ہی صارم اور اس نام سے خود عداوت پائی جاتی ہی کہ صارم تیغ بران یعنی تلوار
کاٹنے والی کو کہتے ہین جب وجوب زیارت کی ثبوت پر اکیس حدیث صحیح ہین اوسکے
مقابلہ مین رد کو صارم ہی یعنی تلوار کاٹنے والی پھر انصاف اور عدل کا کیا ذکر نام سے خود
دروغ ثابت ہی اور ایک سے اکیس گواہ اور ایک کا فقط ایک گواہ کہ خود نام اوسکا
مخالف نام سے فریب اور دغا پائی جاتی ہی اگر وہ اکیس کو جھٹلاوے تو وہ خود جھوٹا اور
دعوا اوسکا خلاف از روی عدالت ظاہر بطلنی کی سبکے نزدیک ہمارا ہی وجہ کا دعوا سچا ہوا

اور یہہ تو سب دانا اور عاقل جان لینگے کہ ایک حدیث جھوٹ ہو دو ہوں چار ہوں کیا
اکیس کے اکیس جھوٹ یہہ جھوٹ نہیں ایک سو ستر صحیح اور قابل سند ہیں اور دعوا وجوب
سچا مخالف جو جھٹلاوے اوسکو آزار انکار وجوب ہی پھر اسی انکار کے بیماری سے تو کفار
سب قرآن کو جھٹلا رہے ہیں تو ایسے جھٹلانیسے کیا قرآن معاذ اللہ جھوٹ نہو جاویگا نہیں قرآن
سچا اور حدیثیں وجوب زیارت میں سچی خود یہی جھوٹے ہیں اور انکا مستحب کا دعوا جھوٹا کیونکہ
ہم لوگ تو زیارت کے کرنے والے ہیں واجب یا سنت یا مستحب جو ہو ہر صورت ہمکو کرنا ہی منکر کو
اس دعوے سے کیا غرض کہ واجب نہیں مستحب ہی اسیواسطے جاہلی طعن ہی اور اسی وجہ سے
یہہ صاحب مطعون ہوویں ورنہ کئی لاکھہ آدمی حج کو جاتے ہیں کیا سب زیارت کو بھی جاتے ہیں
اکثر بہت رہجاتے ہیں مگر اسی عذر سے کہ کوئی بیمار ہو گیا کوئی خرچ سے تنگ ہو گیا
کسیکو اور امر دشوار پیش آیا کہ نجا سکا پھر کیا اوسکا حج نہیں ہوتا اور اوسپر کون طعن کرتا
ہی کیونکہ وہ تو عذر سے نہیں گیا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا نہیں تکلیف دیتا ہی
اللہ تعالی کسی نفس کو مگر بقدر اوسکی طاقت کے دل سے قربان اور عاشق زار ہے
یہہ عقیدہ نہیں کیا کہ فی زمانہ جیسے زیارت ہوتی ہی حرام اور بدعت ہی ہم کیا زیارت
کر سکے مرتکب حرام اور بدعت کے ہوں اسی سبب وہ مطعون نہیں ہوتے اور یہہ لوگ
جو مطعون ہوتے ہیں اس وجہ سے کہ ظاہر جھوٹا دعوا مسلمانوں کو دہوکا دینے کو کہتے ہیں
کہ کچھہ واجب امر نہ تھا جو ہم گنہگار ہوں مستحب فعل ہی اگر کریگا تو ثواب ہی ورنہ کچھہ عذاب
نہیں اس نفاق کی بات پر طعن ہی کہ اپنا دلی عقیدہ کیوں نہیں صاف بیان کرتے
جیسے کوئی ہندو مسلمان ہو جاوے اور وہ گائے کا گوشت نہ کہاوے اور مسلمان کہیں
کہ یہہ گائے کے گوشت سے انکار کرتا ہے کیسا مسلمان ہوا اور وہ کہے کچھہ گائے کا
گوشت رکن اسلام سے نہیں ہی کہ اسکے کہانیسے مسلمانی ہوتی ہو تو سب
اوسکے پیچھے پڑ جاوینگے کہ دق کرینگے کہ تم صاف کہو کہ گائے کا گوشت کیوں نہیں

کہاتے اور ہزارون مسلمان گائیکا گوشت مطلق نہین کہاتے اونسے کوئی پوچہتا ہی
نہین نہ متعرض ہوتا ہی کہ تم کیون نہین کہاتے کیونکہ مسلمان کچہہ گائیکو پوجتے
نہین ہین کہ اوسکے ادب سے نہ کہاتے ہون اسی وجہ سے اونکا کوئی متعرض نہین ہوتا
اور ہندو تو گائیکو پوجتے ہین اس سبب سے سب نے اعتراض کیا کہ یہہ جو نہین کہاتا معلوم
ہوا اسکے دلمین ابہی فضیلت اور بزرگی گائیکی بہری ہی اور جب اوسکو تنگ کیا تب
اوسنے کہا بہائی گائے ایسی بزرگ چیز ہی کہ ہمارے برابن شاستر مین کہا ہی کہ گائیکے
پیشاب اور گوبر کہانیسے دہرم سدہ رہتا ہی اوسکا گوشت ہم کیسے کہاوین تب سب
کہنے لگے کہ یہی ہمارے ضد کا باعث تہا کہ تیرا عقیدہ معلوم ہوا اب تیرا کلمہ پڑہنا اور
نماز روزہ کچہہ کام کا نہین کیونکہ تیرے دلسے تو ابہی گائیکی بزرگی نہین گئی تو اینکا
کلمہ پڑہتا ہی اور مسلمان بنا چاہتا ہی یہہ دعوا تیرا جہوٹا ہی اسیطرح وہابی جو حج کو
جاتا ہی اور زیارت کو نہین جاتا تو اوسپر سب طعن کرتے ہین کہ دیکہو یہہ وہابی ہی حج کو
گیا اور زیارت کو نہین گیا تو وہ دعوا کرتا ہی کہ کیا حج کرے تو زیارت بہی ضرور کرے
یہ تو واجب نہین مستحب ہی تب لوگ ضد کرتے ہین اور تنگ کرتے ہین کہ تم سچ کہو
زیارت کو کیون نہین جاتے جب وہ تنگ ہوکر کہتا ہی کہ بہائی ہمارے شیخ تقی الدین
ابن تیمیہ کو زیارت سے انکار ہی اور کچہہ ثواب مین نہین لکہتے ہم کیسے زیارت کرین تب
لوگ اوسسے کہتے ہین کہ ہمارے ضد کا یہی سبب تہا اب تمہارا عقیدہ معلوم ہوا اب تمہارا
روزہ نماز حج زکوۃ کچہہ کام کا نہین کیونکہ تمہارے دلسے عداوت رسول اللہ تو نہین گئی
تم سنت جماعت نہین ابن تیمیہ کے مرید ہو اوسکا کلمہ پڑہتے ہو اب دعوا تمہارا سنی کہنیکا
جہوٹ ہیگا کیونکہ تم کو تو زیارت سے انکار ہی تمہین کیا کام مستحب ہو یا سنت یا واجب یا فرض
جو ہو ہمارے واسطے ہی کہ ہمکو وہ فعل کرنا ہی تمہارے جلنے جہلانے اور برا ماننے سے کیا ہوتا ہی

٥ شب پرہ وصل آفتاب نخواہد + رونق بازار آفتاب نکاہد + یریدون ان لیطفئوا

نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ٥ چاہتے ہین منافق
کہ بجہاوین نور اللہ کا اپنے مونہوں سے اور اللہ نے تمام او رکامل کیا نور اپنے کو پڑے برا مانین کافر یعنے منافقون
کے برا ماننے سے کیا ہوتا ہی اسیطرح یہہ صاحب منکر زیارت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم ظاہر انکار کے بہانہ سے مستحب کہتے تہی او رعقیدہ ابن تیمیہ کا تہا لیکن اب لکہا ہوا
کہان جاوے گا صفحہ ۲۸ اپنی کتاب اتمام الحجۃ مین تحریر فرماتے ہین کہ یہانسے کما ینبغی ظاہر
ہوا کہ زیارت بدعیہ تو کسی قبر کی جایز ہی نہین خواہ قبر نبی کی ہو یا غیر نبی کی پس زیارت
قبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جسطریق پر فی زمانناً مروج ہی یعنے اسطرح پر کہ وہ متضمن ہوتی
ہی اتخاذ عید و دیگر منہیات کو بلا شک حرام و بدعت ہی انتہی اب اہل انصاف کو
نسظر غور فرمانا چاہیئے کہ یہہ تو لکہہ چکے کہ جو فی زمانناً زیارت ہوتی ہی حرام اور بدعت ہے،
اب یہانسے کئی امر نکلے اول تو یہہ کہ جتنے فی زمانہ کے زیارت کرنیوالے ہین مرتکب حرام او ر
بدعت کے ہوے اگرچہ ابہی کچہہ شرم دامن گیر ہی کفر کا فتوی نہین لکہا لیکن اوسی پلہ مین
آگیا زیارت تہوڑے ہی ہوئی جیسے اور ہزارون فعل حرام ہوتے ہین ویسے ہی یہہ بہی
حرام ہوا ابہی ذرا زبان لڑکہڑاتی ہی صاف بولا نہین جاتا مگر مطلب وہی آگیا اگر
خاص مسلک ابن تیمیہ کی نقل کرینگے تب کفر لکہین گے اب صفحہ ۲۸ مین تو یہہ فتوی
لکہہ چکے اور آخر کتاب مین اعلان لکہتے ہین کہ زیارت قبر نبوی صرف مستحب ہے فرض
واجب سنت موکدہ نہین جو کوئی شخص کریگا ماجور و مثاب ہوگا اور جو کوئی نکریگا
اوسپر کچہہ عقاب نہین انتہی واہ واہ کیا عقل سلیم ہی اور کیا طبع مستقیم ہی
بہلا جو کوئی زیارت کریگا تو فی زمانہ جسطرح مروج ہی کریگا دوسرا زمانہ کہانسے لاویگا
یا مروجہ چہوڑ کر کوئی اور نئی رواج نکالے یا ہند وکیطرح دوسرے جنم مین کرے اور
جب زیارت جیسے فی زمانہ مروج ہی حرام اور بدعت ہوے تو حرام اور بدعت مین ثواب
کہان حرام اور بدعت فعل مستحب نہین ہوتے یہہ تو نوایجاد تغیری آپہی کی ہی صدقہ جائیے اس علم کے

سچ ہی جہوٹ کے پیر نہین کبہی ادہر بہاگے کبہی اودہر ایک بات پر قایم نہین اور یہہ
صفحہ ۷ مین لکہا ہی کہ جب اون لوگونکا جو حج کرکے واپس آئے ہین بشرط وسعت
ارادہ مدینہ طیبہ کا ہی تو یہہ ظن ہوا موافق قول مولوی صاحب کے ہی محض بیجا ہی انتہے
یہہ سب قریب ہی کہ بشرط وسعت ارادہ رکہتے ہین اوسکے رد مین اکیس جز کی کتاب چہاپنے کی
وسعت ہوگی کہ قریب ڈیڑہ سو روپیہ کے خرچ ہوا ہوگا زیارت کی وسعت نہین جای
تعجب ہے کہ شرم نہین آتی جس مونہہ سے حرام اور بدعت کہا اوسی مونہہ سے پہر ارادیکا بیان ہے
شاید یہہ سوچے ہونگے کہ بی قصدی ارادہ دور دور سفر کرینگے کبہی اودہر کو جا نکلینگے اور جب
وہان مدینہ مین اوترکر کسی اور ارادہ سے رہینگے زیارت کی نیت سے نہین تو بی قصدی ارادہ
بغیر سفر کے دخول خروج مسجد او بغیر ہاتہہ باندہی اور بغیر حاضر ناظر سمجہے یونہین خالی قبر
خیال کرکے خلاف کل متقدمین ومتاخرین سے اپنی نئی رواج پیدا کرکے دب چہپ کرانہے
مین کبہی موقع پاکر جو کیطرح پہرتے چلتے کبہی زیارت شریف کیطرف بہی نکل جاوینگے تو
عام قبرون مسلمانون کیطرح جیسے حضرت دعا اصحابون کو سکہایا کرتے تہے کہ وہ
ذات شریف نی اپنی کتاب مین بہی لکہی ہی پڑہ لینگے کل صحابہ اور ائمہ اربعہ اور تابعین اور
تبع تابعین سب کے خلاف اپنا جہنڈا الگ جنت مین گاڑین اور موحد کہلاوین تاکہ اتخاذ
عید اور دیگر منہیات مین گرفتار ہوکر حرام اور بدعت کے مرتکب ہون خسر الدنیا والاخرۃ بمصداق
حدیث نبوی من شذ شذ فی النار یعنے جو علیحدہ ہوا جماعت سے اکیلا پڑیگا آگ مین
کیونکہ ان کے پیشوا اونکا جیسے عرب مین عبدالوہاب ہوا اور ہند مین محمد اسمعیل اونکا یہہ قول
ہی کہ جو سراسر کفر اور جہنم کے آگ سے بہرا ہی یہہ ہی تقویت الایمان صفحہ ۱۵ اور
تیسری بات یہہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کئے ہین کہ اونکو عبادات
کہتے ہین جیسے ہاتہہ باندہکر کہڑے رہنا اور نام پر مال خرچ کرنا اور اوسکے گہر کیطرف
دور دور سے قصد کرکے سفر کرنا اور ایسی صورت بناکر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہہ لوگ

اوس گھر کے زیارت کو جاتے ہین اور رستہ مین اوس مالک کا نام پکارنا ۔ اور وہان منتین
ماننا اور اوسپر غلاف ڈالنا اور اوسکی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہوکر دعا مانگنی اور التجا کرنی
اور دین و دنیا کی مرادین مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اوسکے دیوارے اپنا مونھہ
اور چھاتی ملنا اور اوسکا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اوسکے گرد روشنی کرنی اور اوسکا
مجاور بنکر اوسکی خدمت مین مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا
وضو اور غسل کا سامان لوگون کے لئے درست کرنا اور اوسکے کوئے کے پانیکو تبرک سمجھکر پینا
آپسمین بانٹنا غائبون کے واسطے لیجانا رخصت ہوتے وقت اولٹے پانوٗن چلنا یہہ سب کام
اللہ نے اپنے عبادت کے لئے اپنے بندونکو بتائے ہین پہر جو کوئی کسی پیر پیغمبر سے یا بہوت
پری سے یہہ معاملے کرے تو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہی اوسکو اشتراک فی العبادت
کہتے ہین پس یہی دعوا ابن تیمیہ نے کیا ذلیل اور خوار ہوا جیسے کتاب اثبات جیب الرحمن مین
ہی وقال تقی الدین ابن تیمیہ ان شد الرحال لزیارۃ المرقد الشریف ممنوع ولیس من
القرب وھذا مردود ومخالف لما اجمع علیہ الائمۃ الاربع من ان زیارۃ قبرہ الشریف
مطلوبۃ بنفسہا لا تعلق لہا بغیرہا فتفرد بالقصد ویشد الرحال الیہا ومن خرج
قاصدا الیہا دون غیرہا فہو فی اجل الطاعات وافضل القربات کذا فی کتاب اتفاق
الائمۃ فابن تیمیہ قد اتی بشئی منکر لا یغسلہ البحار ولیس ھذا بعجب منہ لانہ تفوہ
بان للہ تعالی یدا ورجلا وصار من مجسمۃ حتی ان بعضا من العلماء قد کفرہ
انتہی اور کہا تقی الدین ابن تیمیہ نے تحقیق باندہنا سامان کا واسطے زیارت مرقد شریف
کے ممنوع ہی اور نہین ہی ثواب ملین سے اور یہہ کہنا ابن تیمیہ کا مردود اور مخالف ہے
واسطے اوسکے کہ اجماع کیا اوسپر ائمہ اربع نے یہہ کہ زیارت قبر شریف مقصود مطلوب
بنفسہا نہین ہی واسطے اوسکے ساتھہ غیر اوسکے کے پس منفرد ہوا ساتھہ قصد کے اور باندہ
جاوے سامان سفر طرف اوسکے اور جو شخص کہ نکلا در آن حالیکہ قصد کرنیوالا ہو طرف

زیارت شریف کے نزدیک اوسکے پس وہ بزرگ تر طاعات اور افضل زیادہ ثواب
مین سے ہے ایسا ہی لکھا ہی بیچ کتاب اتحاف الائمہ کے پس ابن تیمیہ تحقیق
ایسا تہہ ایک شی منکر اور بری کے نزدیک ہونیکی اوسکو یا اور یہہ نہین عجب اوس سے
اسواسطے کہ اوسنے بک دیا کہ تحقیق اللہ کے واسطے معاذ اللہ ہاتھ ہی اور پیر ہے
اور ہوگیا یہہ شخص مجسمہ مین سے یہانتک کہ تحقیق بعضے علماؤن مین سے ابن تیمیہ کو
کافر کہا ہی + سنو بہائی ابن تیمیہ تو یون مردود ہوا اب عبد الوہاب کا حال دیکھو جیسے کتاب
رد المحتار المشہور بالشامی تصنیف ابن العابدین کہ اوسکو وہابی بہی معتبر جانتے ہین
کیا لکھا ہی عبارت رد المحتار کی + بیان حال خوارج مین یہہ ہی کما وقع فی زماننا
فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون
مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون ومن خالف اعتقادہم
مشرکون واستباحوا بذالک قتل اہل السنہ وقتل علمائہم حتی کسر اللہ تعالی
شوکتہم وخرب بلادہم وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین
والف انتہی یعنے واقع ہوا بیچ زمانہ ہمارے بیچ تابعین عبد الوہاب کے کہ نکلے نجد سے اور غلبہ کیا اوپر
حرمین کے اور نسبت کرتے تھے اپنے کو طرف مذہب حنبلیون کے لیکن اندر یہہ اعتقاد
رکہتے تھے کہ ہمین مسلمان ہین اور جو خلاف کرے اعتقاد اونکے کے وہ مشرک ہی اور مباح
جانتے تھے سبب اوسکے قتل اہل سنت کا اور قتل علمای اہل سنت کا یہانتک کہ توڑ دیا
اللہ تعالی نے شوکت اونکی کو اور خراب کر دیا اللہ تعالی نے شہر اونکے کو اور فتح
پائی ہاتہ اون کے لشکر مسلمانون نے ۱۲۳۳ بارہ سو تیتیس ہجری مین یہہ واقع ہوا یہہ
وہابی قاتل اور دشمن سنت جماعت ہین اونکی کتاب اور تقریر سب جہوٹ جاننا کبہی
کسی بات کا یقین مت کرنا جو کہنا اونکا ہی مکر سے خالی نہین ہی یہہ حضرت سے اور
صحابہ سے اور ائمہ اربعہ سے اور کل صحابہ ائمین اور کاملین سے خلاف ہین جب سے عبد الوہاب مفسد ہوا

اور رہتے ہین اوسکے چند دن بعد مولوی اسمعیل صاحب اوسیکے طریق پہ پہونچے تب سے
انکا نام وہابی پڑا اور یہہ اس لفظ سے بہت خوش ہوتے ہین باوجودیکہ ندامت کا بہرا
ہوا ہی کہتے ہین کہ وہاب نام تو اللہ کا ہی ہم خدا کے نام سے پکارے جاتے ہین کہ
سوچا ہین شرک نہین واہ کیسے شیطان بخت پہیری ہی یہہ نہین جانتے کہ اگر
یہہ نام اچہا ہوتا تو اول سب سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس نام سے
پکارے جاتے خلفای اربعہ پکارے جاتے ائمہ اربع پکارے جاتے اور اہل بیت اور حضرت حسنین
اور بارہ امام اور حضرات صوفیہ اور کل صلحا سالکین پکارے جاتے یا اونمین کوئی موحد
تہا یہہ تیرہ صدی مین موحد پیدا ہو خدا ہدایت دے کیسے گمراہی مین پہنسے ہین اسی
تو یہہ کسیکے معتقد نہین اور یہہ عقیدہ منافقونکا ہی کہ ہمیشہ سے عظمت اور برکت نبیون
سے جلتی آئے ہین اور نفاق ایسا خفیہ مرض ہی کہ جسکے نبض کی تشخیص نہایت مشکل
ہی یہہ دلکے پردہ کے اندر چہپا رہتا ہی ظاہر اتنا درست مگر اسدا روگی لیکن جب تحریر
تقریر مین اگر دلکے پردہ سے نکل کر میدان ہوتا ہی پہر تو کچہہ غور کی بہی حاجت
نہین ہی ســہ حاجت نہین ہے یارسے پوچہو کیا ہی خفا + کیا دیکہتے نہین ہو گے تو ہی جرائی ہوئی
اور یہہ نفاق کا آزار کچہہ آج سے نہین ہے قدیم سے شیوہ شیطانی ہی کہ شیطان
نے نفاق کی بیماری سے آدم علیہ السلام کی قدر اور منزلت نجانی اور اللہکی نافرمانی کی کہ سجدہ
نکیا مردود ہوا قابیل نے اوسکے وسوسہ سے ہابیل کو مارا پہر تو اولاد آدم مین نسل منافقون
پہلی ہر ایک اہل حق کے ساتہ نبیون کے ساتہ منافق عداوت کرتے رہے قدیم سے منافق
یہی چاہتے ہین کہ ہمکو عروج ہو ہمارا غلبہ سب پر رہے لیکن ہمیشہ ہر قرن مین منافق
اپنی سزا کو پہونچتے رہی کفر کی تین قسمین ہین ایک ظاہرا خدا رسول کا انکار کرنیوالا
وہ کافر ہی دوسری جو خدا کا قائل مگر رسول اللہ سے دلمین جلے اونکی عظمت اور عہدہ
اونپر ایمان لائے اونکی تعریف اور چال چلن سے بیزار ہے وہ منافق ہی لاچار ہے

مسلمانونکو دہوکا دینے کو اقرار بھی کرتا ہی مگر باطن مین سخت کافر ہی تیسری وہ کہ
خدا کا بھی جہوٹا اقرار کری اور رسول کا بھی کیونکہ آتے منے معبود کارساز حاجت روا اپنے دل سے
جہوٹا سچا نام مقرر کرکے سوا خدا واحد کے اور قرار رکھتے ہین وہ مشرک ہی یہہ تینون فی
الدرک الاسفل من النار ہین چنانچہ کافر اور مشرک تو ظاہر رہتے ہین اور منافق چہپے
چہپے اسلام کی جڑ کاٹتے تہے ادہر نبی سے اقرار اودہر کافرون کے مددگار پس انہین منافقون
نے ذکریا علیہ السلام کو آرہ سے چروا یا حضرت مریم طاہرہ کو عیب لگایا حضرت عیسی علیہ السلام کو
صلیب تک کہچوایا لیکن دشمن ہی خوار ہوے اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کو زندہ
آسمان پر اوٹہا لیا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ منافقون
نے کیسے کیسے دشمنی کی ہمیشہ حضرت کی عظمت اور شان سے جلتے اصحابون اور بزرگان دین
کے تعریف سے بیزار رہتے یہی چاہتے کہ کسیطرح اہل حق جاتے رہین اور ہمارا غلبہ ہو لیکن
حضرت کو تو اللہ تعالی نے وہ شان و شوکت عطا فرمائی تہی کہ یدخلون فی دین اللہ
افواجا کا زور مشہور تہا چمگادڑ کے برا ماننے سے آفتاب کی روشنی کم نہین ہوجاتی مگر
جب نہایت جلے اور کچہہ بس نچل سکا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضہ پر جہوٹی تہمت لگائی
کہ جس سے حضرت کی عظمت اور عصمت مین فرق آوے لیکن اللہ تعالی نے اوسوقت سورہ نور نازل
فرمائی جس سے حضرت کی شان و رنور اعلی نور ہوئی اور منافق ذلیل اور خوار پس حضرت
کے روبرو جو مکر منافق کرتے فورا ذلیل ہوتے بعد حضرت کے انتقال کے یہہ منافق
جو مذہب سنت جماعت سے عداوت قلبی رکہتے تہے بہتر گروہ ہوگئے اونہون نے فساد کی
باتین دین مین پیدا کرنے لگے لیکن خلفای برحق نے کسیکی پیش نہ جانے دی یعنی
تو سنت جماعت قایم رہا منافق قرآن شریف مین بہی گہٹانے بڑہانے لگے تہے
بلکہ حضرت عثمان ابن عفان خلیفہ سوم نے ایسا انتظام کیا کہ صحیح قرآن ہزارون
لکہوا کر جیسا کہ حضرت سے پوہنچا تہا ملکون مین بہجوا دئے اور زیر زبر پیش سب سے جو صحبت کے

کے ساتھ ہزارون حافظ کرا دئے کہ ایک نکتہ کا فرق نہین ہو سکتا عبد اللہ بن سبا
منافق جو کہ بڑا عالم مشہور رہتا بہت رسالہ گمراہی کے بنائے جس کے پڑھنے سے ہزارون
منافق ہو گئے مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکو ذلیل کیا اور کسی منافق کی نہین قوت
ہوئی دین حق سنت جماعت قایم رہا مگر بعد خلافت کے انہین منافق عالمون نے
یزید کی سلطنت مین یزید کو ورغلانا اور فتوے دیکر امام حسین علیہ السلام کو قتل کرایا
بلکہ آپ شامل قتل ہوئے اسی بغض سے کہ حضرت پر تو کچھہ بس نہین چلا اب اون کے اہل بیت اور
نواسے بدلا لو کہ ان کے باپ نے بہی ہمارے مرشد عبد اللہ بن سبا کی کتابین مردود کہکر ہمکو ذلیل
کیا تہا اسی عداوت سے اہل بیت رسول اللہ کو قتل کیا لوٹا بے حرمت کیا لاش مبارک امام حسین ع
علیہ السلام کو گھوڑون کے سمون سے کہوندا یزید کا یہہ حکم نتہا لیکن یہہ منافق تو عظمت رسول اللہ
سے ہمیشہ جلتے تہے یہی چاہتے تہے کہ نام نشان آپکا مٹ جاوے شان و شوکت خاندان نبی کی
نرہے قرآن شریف مین جو اللہ تعالی نے لعنت بہیجا اور مذمت منافقون کی فرماتا تو جل جل کر
رہجاتے کچھہ بس نہین چلتا تہا جو بدلا لین خلافت مین بہی دبے رہے بعد خلافت کے امام حسین ع
علیہ السلام سے اپنے دلکا بخار نکالا لیکن جلد اپنی سزا کو پونہچے اور نہایت بڑے بڑے
عذابمین گرفتار ہو کر عجب عجب طرح کی شدت اور تکلیف سے مارے گئے ؎ نماند ستمگار
بدروزگار ✽ بماند برو لعنت پایدار ✽ چنانچہ بعد قتل امام حسین علیہ السلام اور ہجو مستی
اہل بیت رسول اللہ کے سب منافق سر نیزہ پر رکہکر گلی گلی شہر شہر جو کربلا سے دار السلطنت
یزید تک راستہ مین ملا لئے پہرے سر کے سامنے تک اہل بیت کی اشعار پڑہتے شادیانہ
خوشی کے بجائے جاتے تہے جیسے قاعدہ ہے کہ جب فوج کی فتح ہوتی ہے تو باجا بجایا جاتا ہے
اسیطرح یزید والون نے بہت ظلم کیا اوس روز برابر اپنے لشکر مین شربت اور دودہ کی سبیلین
لگادین مشکونمین دودہ اور شربت لئے پہرے کہ جو امام حسین علیہ السلام کے قتل کو فوج مستعد تہی
تکلیف نپاوے پانی کی پیاس لگے ٹہنڈا پانی اور شربت اور دودہ پیو بہوک لگی ہو تو حلوا تازہ

اور اچھے اچھے غذا تیار ہوچکا ہے کہاؤ مگر امام حسین علیہ السلام کو قتل کروا دیا اور دہر سُنت جماعت
اور اہل بیت رسول اللہ جو تہوڑے سے تے ان کو کئی ہزار دشمنون مین گہرے ہوے نہ کھانا نہ پانی
فقط اللہ کے نام کی غذا اور رضا الٰہی کے طالب اپنے رسول کی شرع پر سر دینیکو موجود اگرچہ
یزیدوالے اچھے اچھے غذا اور ٹھنڈے ٹھنڈے پانی اور شربت اور دودہ اہل بیت رسول اللہ کو دیکھا
دیکھا کر کہاتے اور پیتے اور کہتے کہ تم بہی یزید کی بیعت قبول کرو تو یہہ نعمتین ملین لیکن شیر
خدا کے کب اللہ کی رضا سے ہٹتے ہین کہ فاسق کی بیعت قبول کرین جس سے منافق خوش ہو
س نخورد شیر نیم خوردہ سگ + گر بسختی بمیرد اندر غار + سُنت جماعتو نکو خبر نہین ہوئی
امام حسین علیہ السلام کو منافقون نے دہوکے مین گہیر لیا ورنہ ایسے شیطانونکی تو کیا مجال تہی
کہ ذرا آنکہہ تو اوٹہا کر دیکہہ لیتے لیکن رضا مولٰی از ہمہ اولیٰ **فقطم** الم سے قلم چاک ہی نشتر
ٹپکنے ہین آنسو لیسو ہیگا + یہی تحریر مین بہی سدا اثر ہے + غم شبر و شبیر ہی بے نظیر + غم دردِ
حسین کب ہو بیان + کہ ہی وہ مصیبت کی ایک داستان + حاصل کلام جب سُنت جماعتو نکو
خبر ہوئی تو منافقو نکو خوب سزا کو پونہچایا اگرچہ اس معرکہ کربلا سے منافقون نے ایسے مسئلہ
گمراہی کے کہڑے جیسے ابن تیمیہ او عبد الوہاب کے عقیدہ وار اب بیان کرتے ہین کہ جسمین نقص شان محمدی
ہی بہت لوگو نکو گمراہ کرکے اپنے طرف لا کر کلان گروہ کر لیا تہا اور کئی دفعہ مکہ اور مدینہ پر حملہ کیا
اور مدینہ کو قتل کیا او کعبہ شریف کو بیحرمت کیا لیکن آخر کو غلبہ سنت جماعتو نکا ہوا خدا کے
فضل سے او منافق مردود سب فی النار ہوے پہر اہل سُنت جماعت نے ایسا انتظام او بند وبست کیا
کہ ملک عرب مین پہر کسی نے دین کا زور نچلا ائمہ اربعہ او علما فضلا ہمیشہ کوشش مین ہی کہ کوئی
بیجابات دین مین نہ پیدا ہوا و زابتک خدا کی عنایت سے عرب مین دین روشن ہی لیکن دسوین
سدی مین ابن تیمیہ تقی الدین منافق مشہور محدث و عالم جیسے عبد اللہ ابن سبا تہا منافقو نکا
سردار بنا او طریقہ مسنون او مستحب کو بدعت او شرک کہنے لگا او بو نفاق کی تو دلمین سمائی ہی تو
جیسے منافق حضرت کی زندگی مین حضرت او حضرت کے اصحاب سے ملنے او ملاقات کرنے مین چلتے تہے

پھر اب اونکی نسل جو چلی آئی حضرت کی زیارت قبر سے جلنے لگے لیکن عرب مین کب تک چلتے
دیتے منافقونکی فورًا اپنے سزا کو پوہنچے پھر تیرہوین صدی مین عبدالوہاب نے وہی
ابن تیمیہ کے عقیدہ کو روشن کیا لیکن فورًا اپنے سزا کو پوہنچا جیسے ابن تیمیہ اور عبدالوہاب کا
حال اوپر مذکور ہوا پھر صورت عرب مین تو خدا کے فضل سے کسی بے دین کا زور نہین چلا
مگر ہندوستان مین عبدالوہاب سے چند روز بعد مولوی محمد اسمعیل صاحب نے دہلی مین ہی عبدالوہاب
اور ابن تیمیہ کے عقیدے پر کتاب تقویت الایمان بنائی اور جہاد کے فتوے دینے لگے اور جو جو شخص
عقیدہ کے خلاف تھا سب کو کافر اور مشرک بنانے لگے چنانچہ چونکہ قدیم سے اس گروہ کا یہی ارادہ ہے
کہ ہمارے سلطنت ہو سب پر ہمارا غلبہ ہے یہہ بھی خفیہ خفیہ لوگون کو جہاد پر آمادہ کرتے ہوے
دہلی سے کلکتہ اور کلکتہ سے ٹونک اور ٹونک سے پنجاب پہونچے افغانستان مین جا کر اپنا گروہ
جمایا اس ارادہ پر پہلے ملک ہند کو فتح کرتے ہوئے خوب بڑا گروہ اپنا کرکے ملک عرب مین قوم
عسیر کہ جو سمندر کے کنارے پہاڑون پر رہتے ہین چنانچہ اب وہ بھی نیست نابود ہو گئے جو ڈاکہ زن تھے
ابن تیمیہ عبدالوہاب کے عقیدے پر رہتے کہ انکے مذہب مین حرمین کی لوٹ معاف ہے اور
قتل واجب شامل ہو کر مکہ مدینہ والونکو قتل کرین سب پختہ قبر توڑین اور مسجدین جنمین قبر کا نام
پڑہی جاتی ہی مسمار کرین روضہ رسول اللہ کو کہود کر برابر کرین کہ مشرکون نے بت بنایا ہے
تاکہ ابن تیمیہ اور عبدالوہابکی روح تازہ ہو جنت فردوس مین جگہ ملے مرین تو شہید ہوئے
جیتے رہین تو ملک ہاتہ لگے عیش کرین رہین جہوٹ میہ خواب دیکہین محلونکا لیکن اب بہی
تو اللہ تعالیٰ مددگار ہی پہلے انکے پیشواون نے کیا فتح پائی جو یہ پاتے چند دنون جیسے چراغ
سحری اور پانیکا سا بلبلہ مٹ گیا جب سے ہندوستان مین وہابیونکا مذہب پھیلا ان کے
گروہ والون نے بہت کتابین اور رسالے بنائے اونکو دیکھ کر لوگ نادان پہنس جاتے
ہین یہہ نہین جانتے کہ یہہ اہل سنت جماعت اپنے کو کہکر دہوکا دیتے ہین جب پوچہو تو
حضرت کی خوب تعریف کرین کہین ہم تو بدعت شرک کو منع کرتے ہین جو قرآن حدیث مین

سنا یا اور وہ کرو اور جو بنایا اوسکو جھوٹ وہ لوگ جانتے ہین کہ سچ ہو تو کہتے ہین یہہ
نہین جانتے کہ یہہ دہوکا دیتے ہین تم سے بات بنانیکو ایسا کہتے ہین اور اپنے
گروہ مین ملتے ہین تو اور اور وہی جیسے اوپر کو ہوا یہہ سب نفاق کا عقیدہ ہی انکی
جتنی کتابین ہین سب عداوت رسول اللہ او نفاق سے بہرا اور بہ گمان اون کی ہجو کی تو
کیا گمنی خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی لکھتا ہی جیسے بڑے بہائی کوئی لکھتا ہی
جیسے مالدار کوئی لکھتا ہی انکا خیال اگر نماز مین آوے تو گاو خر سے بدتر ہی اور کوئی محل
حضرت کو برا کہنے کا نہین ملا تو خدا کی وحدانیت کہکر ایسے بڑے بڑے الفاظ بولتے ہین کہ
معاذ اللہ تقویۃ الایمان مین لکھا ہی کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چہوٹا وہ خدا کی شان کے
روبرو چمار سے بہی بدتر ہی اور جب اونسے کہو کہ ہم خدا کی شان کے روبرو محمد اسمعیل
یا تمکو سور سے بدتر سمجہتے ہین تب تو جلکر آگ ہوجائین ایسی چہپی چہپی مذمت حضرت کی
کرتے ہین کوئی کہتا ہی کیا خدا کو قدرت نہین جو حضرت سا اور پیدا کرے کیا ہم عبادت
کرین تو حضرت کے سے نہ ہوجاوین کیا خدا بیقدر ہوگیا کوئی کہتا ہی حضرت سے
چہہ موجود ہین اور یہی منافق وہابی مولوی جب کہین غلبہ نہین پاتے تو اہل نصارا کو دہوکا
دینے کو عیسائی بن جاتے ہین یہ اودہر سے ہوکر حضرت کی مذمت کرتے ہین یہی قرآن اور حدیث
سے اولٹے اولٹے معنے لیکر خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ بشر
بتاتے ہین اور یہہ تو اون کے دل خوب جانتے ہین کہ جیسے حضرت قائل بشر کہتے ہی
عیان را چہ بیان اور بہت مذمت کرتے ہین یہہ سمجہکر کہ اس سے ہماری قدر و منزلت ہووے ہی
پوشش ویسا ہی طریقہ اہل نصارا کو دہوکا دینے کو اپنا بناتے ہین کہ شاید انہین سے
کوئی صورت ہمارے غلبہ کی نکل آوے اور اہل نصارا کوئی ایسی مذمت حضرت کی نہین کرتے
بلکہ دین کو مدد دیتے ہین یہہ سب جو منافق مولوی کرسٹان ہوگئے ہین لکھتے ہین بڑا نا پاین نگ
خوب جانتے ہین کہ یہہ منافق آج ادہر ہوکر ادہر کو برا کہتا ہی کل کو جب اپنا غلبہ دیکہیگا تو

اپنے منافقون مین ہوکر اودہر سے ادہر کو قتل کا حکم کریگا جیسے غدر مین ہزارون کفار پوربیہ
وغیرہ اونکو توفیق نہ کرین اہل نصارا کو بعض صورتین یہہ کہان خدا کا حکم ہی لیکن اونکو حکم خدا سے
کیا غرض اپنا مطلب چاہتے تہے کہ ہماری بادشاہی ہوجاوے سو منافقونکو غلبہ نہین ہوا جدہر انکا
غلبہ دیکہا غازی بن گئے اہل نصارا غلبہ دیکہا عیسائی بن گئے سنت جماعت کا غلبہ دیکہا سنت جماعت
بن گئے لیکن نفاق کی بیماری سے جدہر گئے ادہر خوار رہے سچے عیسائی ہوئے نہ سچے غازی نہ سچے سنت
جماعت یہی منافق جب دجال کا غلبہ دیکہینگے اوسکے ہمراہ ہوجاوینگے پہر حضرت امام مہدی علیہ السلام
انکا فیصلہ کر دینگے انکار روزہ نماز حج زکوۃ کچہہ کام کا نہین **ابیات** اگر تبدیل رہیگے تو شیطان
پلید + کہرا جیسے ہو شمر خولی یزید + تو کیا وہ نمازی ہوا بد شعار + گذارے اگر دو رکعت ہزار
یہہ دعوا کہ مین ہون عبدالباقی نام + سو آمیر جتنے ہین مشرک تمام + نفاق او تکبر سے دل ہو
بہرا + اکڑا اور اترا کے ہووے کہڑا + بالائی من لطائف ہزار آیہ آن بود + بزرگان دین کی کرے وہ ہجو
ہو منکر شفاعت کا مولود کا + ہو منکر جماعت کا موجود کا + توبہ کرے بلکہ غرہ کرے +
بدی پر سدا اپنے نازان رہے + حاصل یہہ کہ منافق دین کا ٹہگ ہی اوسکے دہوکے
بازی سے اللہ بچاوے جیسے اللہ تعالی فرماتا ہی **وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُولُ اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝** اور بعضے آدمیون مین سے وہ ہین
کہ کہتے ہین ہم ایمان لائے اللہ پر اور دن قیامت پر حالانکہ وہ نہین ہین ایمان لانیوالے
اور سچے **يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** فریب دیتے ہین اللہ کو اپنے گمان مین اور
ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین یعنی صحابہ کرام سے کیونکہ منافق اونسے اظہار ایمان کا
کرتے تہے بطور فریب اور چہپائے ہوئے باطن مین دشمنی جیسے اس زمانہ مین وہابی **وَمَا
يَخْدَعُوْنَ** اور نہین فریب دیتے ہین وہ **اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ** مگر اپنے جانونکو کیونکہ
وبال فریب کا اونہین پر پڑتا ہی جیسے منافق وہابی ظاہر اسنت جماعت نکو دہوکا
دینے کو ہمیشہ گروہ فرستے مولوی اور متقی بنکر دعوا ایمان کا کرتے ہین مگر دلمین دشمن

رسول اللہ ہین کہ کلمۂ نیک مین نام نہ لاوے جیسے اللہ تعالی فرماتا ہی سورہ منافقون مین وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ
اور جو دیکھے تو منافقونکو تُعْجِبُكَ عجب آوے تجکو اَجْسَامُهُمْ جسم اون کے یعنے مقطع ریش
جبہ و دستار مولویونکی صورت زبان پر کلمہ لیکن منافق مکار وَاِنْ یَّقُوْلُوْا اور جب بات کرین
تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ سنے تو باتین اونکی اور یقین کرے یعنے اونکی نشانی زبان درازی اور
گفت گو کہ بلند آواز میان تہی ہی كَاَنَّهُمْ گویا وہ ہین خُشُبٌ لکڑی سوکہی مُّسَنَّدَةٌ
دیوار سے لگی ہوئی اور یہہ کاہکو ہی وَمَا یَشْعُرُوْنَ اور نہین جانتے کہ ایسا ہی یعنے یہہ نادان
اپنے دلمین سمجھتے ہین کہ ہم اچھا کر رہے ہین اور یہہ نہین جانتے کہ اپنے حق مین کانٹے
بو رہے ہین اور یہہ اولٹی سمجھ اونکی کیون ہی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اونکے دلونمین بیماری ہے
یعنے نفاق اور شکمکہ دین حق سنت جماعت پر تعصب اور حسد کرنا کہ اونکے افعال حسنہ کو
بدعت اور حرام ٹھیرا کر شرک بناتے ہین لیکن اس کہنے سے خود او نہین کیو سطے مرتے ہی قبر مین
انکا بسہ اور ہمیشہ کو جہنم تیار ہی اور ظاہر ابھی دیکھو صورت پر ایمان نہین پس اس بدی پر
دنیا مین اونکو کیا ملا فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا پس زیادہ کی اللہ تعالی نے بیماری اونکی
یعنے ہر چند قرآن شریف مین شان اور عظمت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پڑہتے ہین
کہ ایک ایک آیہ سے عظمت محمدی نکلتی ہے پھر بھی یہی کہے جاتے ہین کہ محمد کیا ہے تھے
ہمسے انسان تھے کچھ خدا تو نہین تھے جیسے ابن ابی منافق سے لوگون نے کہا کہ سورہ منافقون
تیری مذمت مین اوتری ہی تو حضرت کے پاس جا اور معافی چاہ تو منہ نکالکر کہنے لگا کہ مجکو ایمان
لانیکو کہا ایمان لایا زکوت دینے کو کہا زکوت دی اب کیا محمد کو سجدہ کرون اسیطرح منافق
ہابی کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے اللہ پر حضرت کے رسالت کو مانا حج کیا اب کیا حضرت کی
قبر کو ضرور ہی کہ زیارت کرون اور سجدہ کرین یہہ عداوت اور کثافت قلبی نعوذ باللہ منہا
سنت جماعت پر بہتان گویا سنت جماعت حضرت کو خدا کہتے ہین یا سجدہ کرتے ہین لعنت اللہ
علی الکاذبین یہہ نہین جانتے کہ حضرت جسے جو اللہ تعالی نے یہہ فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ

مِثْلُكُمْ یعنے تو کہدے ای محمد سوای اسکے نہین کہ مین بہی آدمی ہون مانند تمہارے
تو کیا کافر اور حضرت برابر ہوگئے ای ناواقفو اس سے یہہ مراد ہی کہ مین بہی مخلوق ہون خالق
نہین چنانچہ کفار ونے یہہ گمان ناقص کیا تہا کہ یہہ محمد ابن عبد اللہ ہمارے بتونکی برائی کرکے
اپنے کو بڑا بنایا چاہتے ہین اونکے اس گمان کے رد کرنے کو اللہ تعالی نے یہہ فرمایا کہ اے حبیب سے
ایسے کہدو ورنہ یہہ نہین جانتے کہ قرآن شریف مین جہان کفار ونکا ایسا کلام ہوا کہ هَلْ
هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا یعنے یہہ کیا ہی مگر ایک آدمی ہی ہم سا پس کیسے لعنت اور پہٹکار
خدا نی فرمائی اسیطرح تم جو ایسا کلمہ حضرت کے شان مین کہتے ہو انہین کفار کے گروہ اور
لعنت مین شامل ہو مسلمان اسطریق پر حضرت کو نہین پکارتے بلکہ جیسا ننانوی نام اللہ تعالی کے ہین
اسیطرح ننانوی نام حضرت کے ہین اون ناموں سے پکارتے ہین منافق بڑے جلد
آنحضرت کی زیارت جیسے کہ فی زمانناہوتی ہی بدعت اور حرام کہو آخری اوسکی جزا کیا
ہے سو لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور خاص اون کے لئے ہی عذاب درد دینے والا یعنے جو
حضرت کی زندگی مین تحقیر شان مبارک چاہتی تہی یا اب فی زمانہ زیارت کی شان مین کلام بد
کہتے ہین ایسے ایسے سخت عذاب مین گرفتار ہونگے کہ کافرون سے بہی بڑہ کے
یعنے فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ بیچ ٹہکانے نیچے جہنم کے آگ مین پہینکے جاوینگے اور
سزا کا ہیکو ہو ویگی بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ بسبب اوسکے کہ تہی ساتھ مومنون کے
جہوٹ کہتے یعنے از رو نفاق کے اظہار ایمان اور زیارت مستحب ہونیکا دعوا کرتے
اور باطن مین منکر جیسے صحیح حدیثین جو وجوب زیارت شریف مین ہین جسپر اجماع
امت ہی جہٹلاتے ہین وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا ہی ایمان والون کیطرف سے
لَهُمْ خاص منافقون سے لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ مت فساد کرو
بیچ زمین کے یعنے جب مسلمان کہتے ہین ان منافقون سے کہ جو بارہ سو برس سے
کل علما فضلا جس کام کو مستحسن سمجہ کر کرتے چلے آئے ہین تم اوسکو حرام اور بدعت مت کہو

اور بیشک انکو نہ اور ایمان والوں پر ایسی تہمت مت رکھو کہ یہہ صورت فساد کی ہی اور اللہ تعالی
فساد سے راضی نہیں ہی لیکن تہمین سے نیا علم پایا ہی وہ عالم نتھے تو کہتے ہین قَالُوٓا
اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ سوے ہین ہین سوائی اسکے نہیں کہ ہم ہی اصلاح اور اچھے
کرنیوالے ہین یعنے ساتھ طاعت اونکے کے ہم تو حکم کرتے ہین کہ جسکے کتاب اللہ اور
حدیث سے سند پاوکر اور جو نیا وہ سب کرو نہ کیا کتاب اللہ اور حدیث انہین کی نظر سے
گذری اور بارہ سو برس سے جو عالم فاضل اس عمل کو کرتے ہین اونکی نگاہ حدیث اور قرآن
نہی یہہ لینا اور نکالنا وٹ ہی وہ یہ لوگونکو دین حق سے پہیر دیتے ہین کیونکہ
اسکے خبر ہی اَلَآ آگاہ ہو جاو ای سب اور اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ تحقیق یہی منافق
ہین فتنہ اوٹھانیوالے فساد کرنیوالے وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ لیکن وہ نہین جانتے
کہ ہم فسد ہین یعنے اپنے کو بڑا سودہ تصور کرتے ہین اور کل عرب اور عجم ہفت اقلیم کے
جو مسلمان عالم فاضل ہین دیندار سچے ایمان والے اونکے منافق عقیدہ کے خلاف سب
مشرک اور بدعتی ہین اور گمراہی مین ڈوبے ہوئے ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اور جب کہا
جاتا ہی خاص ان منافقوں سے اٰمِنُوْا ایمان لاو كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ جیسے ایمان
لاسے آدمی مہاجر و انصار یعنے مکہ والے اور انصار مدینے والے یعنے جب کہے
جاتے مکہ مدینہ والونکا طریق ایمان ہی اور عمل سنہ جو زیارت شریف مین کرتے ہین تم بھی
کرو منکر مت ہو حرام اور بدعت اور اتنا وخبیدہ مت کہو تو جواب دیتے ہین قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ
کہتے ہین کیا ہم لاوینگے كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ جیسے ایمان لائے جاہل اور بیوقوف یعنے
کہتے ہین کیا عرب مین یعنے مکہ مدینہ مین جاہل نہین ہین اور جیسے کہ جاہل کی سند نہین بلکہ
ان علما فاضل باخدا سچے ایمان والے زیارت شریف کرتے ہین تو ہاتھ باندھے ہوے
ادب سے کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہین اور آداب زیارت جو مقرر ہین کرتے ہین تو کہتے ہین
کیا تم جاہلون بیخبرونکی سند لیوین ہم قرآن اور حدیث کو جانتے ہین ایسی بیہودہ باتین انکی

سمجھ مین سمائی ہی کہ گویا مکہ مدینہ والے قرآن اور حدیث سے واقف ہی نہین مین یہہ
منافق ہی تو قرآن سے ابن تیمیہ کے مدینے لیکن چونکہ مدینہ والونکو جاہل بیخبر کہتے ہین
یہانتک کہ مجتہدونکو بھی عیب لگاتے ہین اور تقلید کے پابند مین چار مذہب جو ہین اونکو
جورہا سفر کیا ہی اور جتنے عالم فاضل سنت جماعت کے طریق پر ہین کسیکو جاہل کسیکو
گور پرست کسیکو دیوانہ کسیکو کمینہ بتاتے ہین لیکن ان سب کلام کا جواب اللہ تعالی کیا دیتا ہے
اَلَا آگاہ ہوجاؤ ای ایمان والو اِنَّھُمْ مدینہ کے جتنے منافق ہین ھُمُ السُّفَھَاءُ
وہی ہین جاہل اور بیخبر اور کمینہ یعنے علما سنت جماعت کے حق ہین اور سچے ایماندارون کے
حق مین جو جو برے الفاظ بولتے ہین یہہ سب الفاظ خود انہین کی صفت ہی وَلٰکِنْ
لَا یَعْلَمُوْنَ لیکن کچھہ نہین جانتے یعنے نہین سمجھتے کہ ایسی تحریر تقریر سے ہمارا ٹھکانا کہان
ہوتا ہی کونسی جہنم تیار ہی پس ایسے لوگونکا جہان مین نکلا اور آگ مین ڈالے گئے قبرین انکی
جہنم کی بھٹی ہین وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جب دیکھتے ہین منافق یا ملاقات کرتے
ہین اون لوگون سے جو ایماندار سنت جماعت ہین قَالُوْا اٰمَنَّا کہتے ہین یہہ منافق ہم
بھی ایمان رکھتے ہین جیسے تم سو اس آیت کا نزول اسطرح پر ہی کہ عبداللہ بن ابی منافق مع اپنے
ہمراہیون کے ایک روز حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
رستہ مین ملا اور ازرہ خوشامد کے تینون اصحابونکی مدح کرنے لگا حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے فرمایا کہ ای ابن ابی خدا سے ڈر اور نفاق مت کر ابن ابی نے کہا ای ابا الحسن آپ مجکو
نفاق کی نسبت کرتے ہو اور حالانکہ مین بھی مومن ہون مانند تمہارے اللہ تعالی نے یہہ آیت
اوسیوقت نازل کی کہ یہہ منافق جھوٹے ہین جب مسلمانون سے ملتے ہین تو کہتے ہین ہم تو زیارت
کو منع نہین کرتے ہمکو زیارت سے انکار نہین ہے ہم تو خود ارادہ زیارت کا کرتے ہین جیسے
اللہ تعالی نے منافقونکی عادت سے پہلے ہی خبر دیدی کہ یہہ جھوٹے ہین فریب دینے کو کہتے مین
چنانچہ کتاب اتمام الحجہ مین دیکھو کیسا فریب کیا ہی کہ صفحہ ۲ مین لکھا ہی کہ ہمارے [illegible]

ظاہر ہوا کہ زیارت بدعیہ تو کسی قبر کی جایز ہی نہین خواہ وہ قبر نبی کی ہو یا غیر نبی کی پس
زیارت قبر انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طریق پر کہ فی زمانہ مروج ہی یعنے
انتظار حج کہ وہ متضمن ہوتی ہی اتخاذ عید و دیگر منہیات پر بلا شک حرام و بدعت ہی انتہی
اب مغالطہ دیکہو کہ اپنے دلکا غبار تو نکال چکے کہ پہلے یونہین مستحب کا دعوا تہا اب
مطلق حرام اور بدعت لکہدیا اور آخر فریب کیا کہی ہی کہ فی زمانہ سے یہہ مراد ہے
کہ جیسے اس ملک مین مکن پور اور اجمیر کی زیارت ہوتی ہی اسطرح انحضرت صلعم
کی زیارت کرنا بلاشک حرام اور بدعت ہی ورنہ جو مسنون طریقہ زیارت کا ہی
اوس سے تو ابن تیمیہ کو بہی انکار نہین خدا ہدایت دے کیا مکر کا جال بچہایا ہی یہہ تدبیر
اور گمراہی مین منافق بڑہین سنت جماعت کو [illegible] ہدایت
ہی کہ جیسے دشمنی سے بال برابر فریب چہپا نہین سکتا اول تو مکن پور اجمیر کا یا اس ملک کے
زیارت کا اوس کتاب مین کچہہ مباحثہ نہین فقط زیارت انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین بحث ہی دوسری جو اس ملک کے زیارت کی طرف اشارہ ہی تو ابن تیمیہ اور
عبد الوہاب تو عرب مین ہوے ہین ہند مین نہین کیا ہند کی زیارات کے سبب علماء
عرب کے نزدیک مردود ٹہہرے جیسے اور پیدا کو رہوا حضرتکی زیارت سے کچہہ تکرار نہتی
کیون لکہکر سنکر یکو تہو اب ستہا افریب ہیش نہین جاتا کیونکہ ابن تیمیہ اور عبد الوہاب
اور سب اونکی کتابین فقط زیارات عرب اور تمام انحضرت کی زیارت کی طرف ہین
ہند کیطرف نہین اور کونسے مجاور یکو یہان جماؤ گے وہان تو نام حضرت کا لکہا ہی
اور ہند کی زیارات کیطرف اشارہ کیا ہی تو تمام کتابین کہین ہندوستان کے
زیارات کا ذکر ہی نہین آیا دوسرے جو تمنے لکہا ہی کہ وہ متضمن ہوتی ہی اتخاذ عید و دیگر منہیات پر
اوس اتخاذ عید اور منہیات مین وہی [illegible] کتابین حدیثون صارم منکی کے
حوالے سے بیان کیے ہین جو حضرت کے قبر پر ہوتی ہین ہند کے قبرونکا ذکر نہین جیسے

صفحہ ۸۳ مین لکھا ہی کہ مخفی نرہی کہ اگرچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے فعل سے سفر سے قدوم
کے وقت حضرت کی قبر کے پاس جانا اور سلام کرنا ثابت ہوتا ہی لیکن اس سلام کے لئے اجتماع
اور تعیین وقت اور وقت دخول فی المسجد خروج من المسجد کے اسکی تکریر ثابت نہین یہ تو عین اتخاذ
عید ہی جو بنص حدیث منہی عنہ وحرام ہی بلکہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالی سے البتہ مسافرین
کے لیے یہہ تکریر منقول ہی انتہی اب شرم اور غیرت نہین آتی کہ یہہ اشارہ حضرت کے
قبر کیطرف ہی یا مکن پور اور اجمیر کیطرف ہی خدا ہدایت دیوے تیرے فی زمانا مروج کیا مرقوم
ہی یہی جواب ہوگا زیارت پر سوال کے تو ہی سوچے ہوگے ہوگا دیکھو جیسے عام قبرون
ہندوستان کے ضمیر زیارت کی عام قبرون ہندوستان کیطرف راجع ہی پس عام قبرین ہندوستان
کے مرجع ضمیر زیارت کا ہوا عبارت سے غائب مطلب شاعر و دل خدا ہدایت دے اگر نفاق نہ تھا
فی زمانا کی آگے عام قبرونکا لفظ کیون نہین لکھا کیا یہہ بھی نظم ہی کہ وزن مین نہین آتا
تھا یا نثر مین شاعری ختم تھی اور اس ملک کی زیارت اور حضرت کی زیارت مین کیا نسبت ہو یا دعوا
ایسے فریب سے کیا ہوتا ہی چوری چھپی نہین رہتی نفاق کی عبارت بنا کر دو مطلب نکالو تو
کہین بنتے ہین جیسے منافق راعنا کہتے تھے اور ظاہر مطلب کچھ اور اور باطن کچھ اور ایسے
مشترک دیکھو کے بولنے والون پر کیا آیا ہی مقبولیت کا لقب ملا یا مردودیت کا آیہ مصحف ہی
اور راعنا بولنے والونکا حال نکھوٹ [illegible] فی زمانا کی حد آپکے لڑکے اندر تک ہی یا اپنے
شہر تک ہی یا کل ہندوستان تک ہی یا کل اقلیم پر یہہ لفظ دلالت کرتا ہی فقط آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پر دلالت نہین کرتا یہہ نوایجاد فقیری آپہی کی ہوگی وہان
خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھا ہی پہر دوسری طرف فریب دینے سے کیا ہوتا
ہی اچھا اب ہم پر دعوا کرتے ہین کہ عام قبرون ہندوستان کیطرف اشارہ ہی تو یہان تو
رواج میلا تماشہ ڈھول باجا ناخوشی عیش اعلی تشہیر آپکے خطبہ میلا بدعت مین لکھی ہی ان کچھ
قبر کے سامنے [illegible] باندھنے کا ایسا رواج نہین ہی کوئی نکرے وہ ہیٹا کا اچھا وہیان جو زیارت کم

لوگ جانتے ہین تو سوچا اس مین دو چار ہاتھ باندھتے ہون گے کچھ رواج نہین کہ جو زیارت کو
جاوے دو ہاتھ باندھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر کوئی جاوے اعلی ادنی عالم جاہل
سبکو ہاتھ باندھنا پڑتا ہی یہانتک کہ شاذ و نادر اگر کوئی وہابی بھی جاوے تو اوسکو بھی ہاتھ باندھنا
پڑیگا خواہ دل مین کیسے ہی برا جانے یہہ رواج ہوا اور جاوے تو سلام پڑھے ادب سے ہاتھ باندھکر جیسے
نماز مین کھڑے ہوتے ہین کھڑا ہووے آوے تو پچھلے پیرون ہٹے پشت نکرے تب پتہ لگا وہان کی
کچھہ نہ پوچھو ایسے یہہ ہان رواج ہی ابھی سے تو ابن تیمیہ سنکر ہی کہ کچھ حضرت کی قبر کی فضیلت نہین
جیسے عام قبرین ہین ویسے ہی اوسکو جانو جیسے سیکڑون مرگئے مٹ گئے اونکا نام و نشان بھی
نرہا اکھاڑ پھینکی قبر بھی کہان تہا تحریر ہین اسیطرح جتنی قبرین پختہ سب مین ہین سنبھلو یا
کرو نشان مٹاو کوئی قبر پختہ مت بناو تاکہ قبر دیکھکر موت یاد نہ آوے کفار ون کیطرح
برابر کرو کہ تعمیر کا خوف سے خالی ہے جنہو نہو اپنا ابکو زاد الحافظ مین آیا اور انصاف کو
بالکل الگ کر گئے کہ اپنے تو اپنی کتاب منسک الحج مین جا بجا اونہین فعل کا رد لکھا ہی جو حضرت
کے مزار پر ہوتے ہین ہندوستان کے قبرونکا تو کچھ ذکر ہی نہین یہہ بیہودہ ہوگا ہیکو بیتی ہو
خاص یہہ مطالب لکھا ہی کہ جیسے ہمارے زمانہ مین یعنی فی احوال زیارت حضرت صلے اللہ
علیہ والہ وسلم کی ہوتی ہی کہ وہ متضمن ہی بے اتخاذ عید دیگر نہایت کو بلا شک حرام و بدعت
ہی او ان اتخاذ عید وہ بدعت کی باتونکا بیان بھی اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ وہ سب افعال حسنہ
ہین اونمین کوئی حرام اور بدعت نہین پھر یہہ بہانا کا ہیکو کرتے ہو ایک طرف یہہ قالوا
امنا مین کیون شامل ہوتے ہو کہ یہہ فریب خدا کو پسند نہین قَالَتِ الْاَعْرَابُ
اٰمَنَّا ۚ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ
قُلُوْبِكُمْ ۚ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ کہا گنوارون نے ایمان لائے ہم کہہ نہ ایمان لائے تم ولیکن
کہو مسلمان ہوگئے ہم اور ابھی نہین داخل ہوا ایمان بیچ دلون تمہارے کے اور اگر فرمان داری

اللہ کی اور رسول اسکے کی نہین کم دیگا تمکو عملون تمہارے سے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے
یعنی جب تک عظمت اور محبت حضرت کی دلمین نہین ایمان قبول نہین کہ حضرت کے زمانہ
ایسی عادت منافقونکی تہین جیسے اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہی وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ
اور جب تنہا ہون طرف اپنے شیطانونکے یعنی اپنے یارون اور ہم عقیدہ والون مین شامل ہون
کہ وہ حقیقت مین شیاطین الانس مین مغرور ہون اور شیخی باز ہین اور کہین قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ
کہین منافق تحقیق ہم ساتھہ تمہارے ہین یعنی ہم موحد ہین وہابی اپنے کو بڑا موحد جانتے
ہین اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُوْنَ سوای اسکے نہین کہ ہم ہنستے تھے یعنی سنت جماعت پر
سے اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ اللہ ہنستا ہی ساتھہ اون کے یعنی اللہ کی کچھ نسبت
ہنسی کیطرف نہین ہی مراد اس سے یہ ہے کہ اونکی سزا سخت جیسا یہہ نفاق کرتے ہین ہوویگا
آخرت مین اور دنیا مین یہہ کہ وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ اور بڑھاتا ہی اونکو بیچ زیادتی
اور سرکشی کے جہل اور تکبر مین کہ خوب کتابین رد زیارت مین بناوین یَعْمَھُوْنَ
متحیر ہوتے ہین یعنی اپنے فاسد عقیدہ اور فساد پر اتراتے ہین فقط اپنے عقیدہ کو [illegible]
ہے جو ابن تیمیہ اور عبد الوہاب نے درست کیا سب مین اور کسی ملک مین اونکا عزت نہین
جس ملک مین کہ اسلام ہو کہ یہہ وہابی ہی فورا اپنی سزا کو پہونچا اگر یہہ وہابی حق پر
ہوتے تو اتنی ولایت اسلامیہ مین کہین تو انکا عروج ہوتا برخلاف ذلیل اور خوار سمجھے جاتے
مسئلہ ان کے کذب پر یہہ اونکی دلیل کافی ہی معزول کئے گئے [illegible] زیارت جناب کو
دیکھونگا اونکے وعدونکو یوم الحساب کو جس روز مجکو اونکو کرین پیش جناب [illegible] اور [illegible]
کرین ان کے کتاب کو پہر یا تو یہہ بات [illegible] ہین خاص عام کرتے [illegible]
ہوتے ہین زیارت ثواب کو دوزخین ہا دین اسی زیارت کے فعل سے یا ان لوگ
[illegible] لائے دیکھین عذاب کو مشہور ابن تیمیہ اونکا کل سطیع پاوین عذاب [illegible]
سے مالی [illegible] او تو بہر [illegible] سلام کردن جہکتے ہیے انہین یا جا کے [illegible]

حرم مین سناوین کتاب کو + اور یون تو مین قایل نہین ایسی کتابکا + گولا کہہ بنا یا کرین ہم بین
حجاب کو + جاری رہیگی زیارت نبوی سدا یہی + پہٹا رہیگی سنکر خانہ خراب کو +

طبیعت سے جوش کو تو ابہی روکیے امیر
اللہ تیری دیر ہے کافی جواب کو

مَن زَارَنِی اِلَی المَدِینَۃِ کُنتُ لَہٗ شَفِیعًا وَّ شَہِیدًا

فصل دوم قصیده [illegible] زیارت روضہ مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عجب کیا [illegible] کہ جنت کی بشارت ہو
رسول اللہ کی زیارت کرنے کو اشارت ہو
[illegible] عبارت ہو
[illegible] زیارت ہو
[illegible] زیارت ہو
[illegible] غارت ہو

ہمیں تو دو جہانکا فیض بس حضرت کی زیارت [illegible]
اور عید کا دین و شان [illegible] زینت [illegible]
[illegible]
[illegible]
زہے قسمت

یہہ وہ زیارت ہے جس سے دین و ایمان [illegible]
یہہ وہ زیارت ہے [illegible] صلوۃ اور [illegible]
یہہ وہ زیارت ہے جس سے دو جہانکا فیض [illegible]
یہہ وہ زیارت ہے [illegible] کافر [illegible]
زہے قسمت

یہہ وہ زیارت ہے بس جس سے شفاعت کا وسیلہ
یہہ وہ زیارت ہے بس جس سے صداقت کا وسیلہ
یہہ وہ زیارت ہے بس جس سے عنایت کا وسیلہ
یہہ وہ زیارت ہے بس جس سے جماعت کا وسیلہ
زہے قسمت

یہہ وہ زیارت ہی جسپہ حق نے بہیجا اپنی قرآنکو
یہہ وہ زیارت ہی جسنے بس خجالت بنگی شیطانکو
یہہ وہ زیارت ہی جسسے نور حاصل ہوگا ایمان کو
یہہ وہ زیارت ہی عارف جسسے پاوی عرفانکو
زہی قسمت

یہہ وہ زیارت ہی جسپہ حق کی رحمت اور شفقت ہی
یہہ وہ زیارت ہی جو باعث ظہور حق کی قدرت ہی
یہہ وہ زیارت ہی جسپہ ختم بس نور نبوت ہی
یہہ وہ زیارت ہی جسسے موج زن دریای وحدت ہی
زہی قسمت

یہہ وہ زیارت ہی جسکے شوق مین اصحاب کبار ہین
یہہ وہ زیارت ہی جسپہ تصدق کل ولی ہین
یہہ وہ زیارت ہی ہر ایک مجتہد کے جسپہ اجماع ہین
یہہ وہ زیارت ہی آنکہونسے جہان جانکو شیدا ہین
زہی قسمت

یہہ وہ زیارت ہی جسکے دید یا جنت اور خیابان ہی
یہہ وہ زیارت ہی جو بس خاص کو محبوب جان ہی
یہہ وہ زیارت ہی جسکے بیمن جان غیب کی ایمان ہی
یہہ وہ زیارت ہی ہر ہم سمجہتہ [illegible]
زہی قسمت

یہہ وہ زیارت ہی جسسے مستوفی اور زاہد ہین
یہہ وہ زیارت ہی واجب ہین حدیثین جسکی وارد ہین
یہہ وہ زیارت ہی جسکے شوق مین زیارات عابد ہین
یہہ وہ زیارت ہی جسپہ متفق علمای راشد ہین
زہی قسمت

یہہ وہ زیارت ہی جسسے عاشقوں کو جسپہ وصل ہی
یہہ وہ زیارت ہی جسکا دوست بیشک نیک عاقل ہی
یہہ وہ زیارت ہی جو افضل افضل اور نا افضل ہی
یہہ وہ زیارت ہی منکر جسکا کافر اور جاہل ہی
زہی قسمت

یہہ وہ زیارت ہی واجب جہان جان صحیح بر حق
یہہ وہ زیارت ہی جسپہ چلے آنکہون کی بل عاشق
یہہ وہ زیارت ہی کفر و شرک جسمین نہین مطلق
یہہ وہ زیارت ہی جسسے ہی خدا راضی و رسول حق
زہی قسمت

یہ وہ زیارت ہی جبرائیل جسکے پاس آتے تھے — یہ وہ زیارت ہی جس جا پر وحی ہر روز لاتے تھے
یہ وہ زیارت ہی قرآن کا جہاں مضمون سناتے تھے — یہ وہ زیارت ہی جس پر سیکڑون ایمان لاتے تھے

زہی قسمت

یہ وہ زیارت ہی جو اسلام کی پونجی کماتی ہی — یہ وہ زیارت کہ دل سے زنگ گناہون کی مٹاتی ہے
یہ وہ زیارت کہ رحمت حق کی ہر دم جس پہ آتی ہے — یہ وہ زیارت ہی جو خوشنودی جنت سناتی ہے

زہی قسمت

یہ وہ زیارت ہی جس سے مومنونکی خاص عزت ہی — یہ وہ زیارت ہی جس سے عاصیونکے حق مین رحمت ہے
یہ وہ زیارت ہی جس سے مقبلونکو وجد و فرحت ہی — یہ وہ زیارت ہی جسکے واسطے تو کرامت ہے

زہی قسمت

یہ وہ زیارت ہی جسکا شوق دل سے عالمونکو ہی — یہ وہ زیارت ہی خواہش جسکی دلمین عاملونکو ہی
یہ وہ زیارت ہی جس سے تقویت مومنونکو ہی — یہ وہ زیارت ہی جس سے آس جنت عاصیونکو ہی

زہی قسمت

یہ وہ زیارت ہی جسکے کرنے سے ایمان کامل ہون — یہ وہ زیارت ہی جسکے جبہ سے مرتو بسمل ہون
یہ وہ زیارت ہی حورین اور ملایک جسکی شاغل ہون — یہ وہ زیارت ہی جس پر رحمتین اللہ کی نازل ہون

زہی قسمت

یہ وہ زیارت ہی جس جا پر جمیل اللہ سوتے ہین — یہ وہ زیارت ہی جس جا پر کفیل اللہ سوتے ہین
یہ وہ زیارت ہی جس جا پر جلیل اللہ سوتے ہین — یہ وہ زیارت ہی جس جا پر خلیل اللہ سوتے ہین

زہی قسمت

یہ وہ زیارت ہی جس جا پر نجیب اللہ سوتے ہین — یہ وہ زیارت ہی جس جا پر خطیب اللہ سوتے ہین
یہ وہ زیارت ہی جس جا پر نصیب اللہ سوتے ہین — یہ وہ زیارت ہی جس جا پر حبیب اللہ سوتے ہین

زہی قسمت

ہیہ وہ زیارت ہی جسجا پر ولی اللہ سوتے ہین
ہیہ وہ زیارت ہی جسجا پر تقی اللہ سوتے ہین
ہیہ وہ زیارت ہی جسجا پر صفی اللہ سوتے ہین
ہیہ وہ زیارت ہی جسجا پر نبی اللہ سوتے ہین

زہی قسمت

ہیہ وہ زیارت ہی جسکے واسطے اللہ کافی ہی
ہیہ وہ زیارت ہی جسکے واسطے اللہ وافی ہی
ہیہ وہ زیارت ہی جسکے واسطے اللہ شافی ہی
ہیہ وہ زیارت ہی جس سے مغفرت اور معافی ہی

زہی قسمت

ہیہ وہ زیارت ہی جسکے شوق سے اللہ راضی ہی
ہیہ وہ زیارت ہی جس سے عشق بیشی اور نجاتی ہی
ہیہ وہ زیارت ہی فاعل جسکا مقبول وناجی ہی
ہیہ وہ زیارت ہی جس سے حج ہی کامل اور حاجی ہی

زہی قسمت

ہیہ وہ زیارت ہی جس سے مسلمین اولیا خوش ہین
ہیہ وہ زیارت ہی جس سے مخلصین انبیا خوش ہین
ہیہ وہ زیارت ہی جس سے کاملین و اتقیا خوش ہین
ہیہ وہ زیارت ہی جس سے مومنین سب مرحبا خوش ہین

زہی قسمت

ہیہ وہ زیارت ہی جو نور ہے سب انکھوںکا تارا ہی
ہیہ وہ زیارت ہی اس سے جو ہی شفا جسکا سہارا ہی
ہیہ وہ زیارت ہی جو برج احدیت کا ستارا ہی
ہیہ وہ زیارت ہی جو اللہ کا مقبول پیارا ہی

زہی قسمت

ہیہ وہ زیارت ہی جو ہادی خدا کے راہ کا ہی گا
ہیہ وہ زیارت ہی جو دربار شاہی پناہ کا ہی گا
ہیہ وہ زیارت ہی جو قاتل ہر ایک گمراہ کا ہیگا
ہیہ وہ زیارت ہی جو شہ والا عالی جاہ کا ہیگا

زہی قسمت

ہیہ وہ زیارت ہی جو کہ فاطمہ زہرہ کا بابا ہی
ہیہ وہ زیارت ہی جسکا مدح خوان موسی و عیسی ہی
ہیہ وہ زیارت ہی حسن ابن علی جسکا نواسا ہی
ہیہ وہ زیارت ہی جسکا دو جہانمین نیک چرچا ہی

زہی قسمت

یہہ وہ زیارت ہی جس سے ہنوں کی دلکو راحت ہی
یہہ وہ زیارت ہے جو کونین کی جس سے سعادت ہی
یہہ وہ زیارت ہی جو اسلاف سے نیکوں کی عادت ہی
یہہ وہ زیارت ہی جسکے ہاتہہ بس سبکی شفاعت ہی

زہی قسمت

یہہ وہ زیارت ہی جس سے حج کامل عاقلوں کا ہی
یہہ وہ زیارت ہی جس سے حج کامل عالموں کا ہی
یہہ وہ زیارت ہی جس سے حج کامل عابدوں کا ہی
یہہ وہ زیارت ہی جس سے حج کامل عاشقوں کا ہی

زہی قسمت

یہہ وہ زیارت ہی جسنے کی اوجی حرمت اور عزت ہی
یہہ وہ زیارت ہی جسنے کی آسے عقبی مین جنت ملتی ہی
یہہ وہ زیارت ہی جسنے کی خدا کی اوسپہ رحمت ہو
یہہ وہ زیارت ہی جسکے منکرونپر حق کی لعنت ہو

زہی قسمت

یہہ وہ زیارت ہی جس سے جیتے جی ملتا ہی حضرت سے
یہہ وہ زیارت ہے جو لولاک کا ہی تاج قدرت سے
یہہ وہ زیارت ہی فخر الانبیا جو ہین کرامت سے
خدا سے ہر طرح منہ پر ہین شفقت مرحمت سے

زہی قسمت

خدا کی جو رضا چاہے تو جلدی جا زیارت کر
اگر اپنا بہلا چاہے تو جلدی جا زیارت کر
جو کامل حج کیا چاہے تو جلدی جا زیارت کر
جو جیتے جی ملا چاہے تو جلدی جا زیارت کر

زہی قسمت

جو عادت اتقیا چاہے تو جلدی جا زیارت کر
جو سب سے مرحبا چاہی تو جلدی جا زیارت کر
جو گناہ او لیا چاہی تو جلدی جا زیارت کر
جو بدنامی مٹا چاہی تو جلدی جا زیارت کر

زہی قسمت

اگر توبہ کیا چاہی تو جلدی جا زیارت کر
نہ منکر گر بنا چاہی تو جلدی جا زیارت کر
جو خوشنودی خدا چاہتی جلدی جا زیارت کر
رضای کبریا چاہی تو جلدی جا زیارت کر

زہی قسمت

جو عقبی کا بھلا چاہی تو جا حضرتکی زیارت کر — جو دلکا مدعا چاہی تو جا حضرتکی زیارت کر
اگر حق سے ملا چاہی تو جا حضرتکی زیارت کر — جو مقبول دعا چاہی تو جا حضرتکی زیارت کر

زہی قسمت

طریقہ مست ویرانو نکا مت پوچھو یاریت میں — تصدق ہوتے ہیں قربان ہوتے ہیں اشارت میں
یہ ہینگی مست اوس وبکی ندیکہو تم حقارت میں — جو صورت اونکی پوچھو تو یہ ہی اسطرح حقیقت میں

زہی قسمت

مدینہ پاک پر جا کر غبار آلودہ صورت سے — برہنہ پا پریشان بال اور انکھون سے رقت سے
مودب مین کہڑے جا کر جہان حضرتکی زیارت ہے — بصد دل سے رسول اللہ سلام اور تم پہ کیجئے

زہی قسمت

اوسی سے ہی خدا راضی جسے حضرتکی الفت ہو — وہی مومن ہی بس کہ جسے اونسے محبت ہو
مجازی عشق یہ کرلے تو پہر حاصل حقیقت ہو — سراسر نور ہو جاوے اگر حضرتکی قربت ہو

زہی قسمت

نبی جتنے ولی جتنے وہ سب مخلوق عالم ہین — اگر پوچھو تو وہ جگ مین معظم او معظم ہین
وہی محبوب حق کے ہین وہی تو فخر آدم ہین — نہ کیون ہون اونکے سب محکوم وہ سبکی حاکم ہین

زہی قسمت

نسمجھے کچھ وہ زیارتکی جو حضرتکی فضیلت ہے — حرام اوسکو کہے ظالم کہ وہ حجت کی تہرتی ہے
کہی جسطرح سے زیارت کہ ہوتی ہی یہ عبادت ہے — عقیدہ جسکا ایسا ہو خدا کی اوسپہ لعنت ہے

زہی قسمت

جو ایسا پیشوا امت کا حق کا برگزیدہ ہو — مراتب او فضایل مین ہر ایک منزل رسیدہ ہو
ہر ایک مخلوق جسکے اگے اپنے سر خمیدہ ہو — بہلا اوسکا کہان ہمسے ادا جو وصف حمیدہ ہو

زہی قسمت

کوئی اونسے کہاں افضل ہوا ہی کہو خلقت مین
شفاعت اونکو ہی حاصل ہی بس روز قیامت مین
ملایک اور جن و انس ہین سب جنکے خدمت مین
اگرینگے دستگیری عاصیون کی اوس مصیبت مین

زہی قسمت

نہین مومن ہے جسکے دلمین حضرت کی نہ عظمت ہو
نہین مومن ہے جسکے دلمین اللہ کی نہ محبت ہو
نہین مومن ہی جسکے دلمین زیارت کی نہ رغبت ہو
نہین مومن ہی جسکے دلمین نرمی اور نہ رحمت ہو

زہی قسمت

نہ مومن ہی جو نبی پر وہ نہ قربان جان کرتا ہو
نہ مومن ہی جو نبی کی [illegible] مین جو [illegible] تا ہو
نہ مومن ہی جو نبی پر وہ نہ اپنے دل کو دہرتا ہو
نہ مومن ہی کہ حیلہ سے نہ زیارت پر گذرتا ہو

زہی قسمت

نہ مومن ہی کہ جسکو حب جو مولا نہین ہووے
نہ عادت مین ہمیشہ ہو جاوے کہ عاشق ہو کہین ہووے
نہ رغبت قبر حضرت کی ہی اوسکے دل نشین ہووے
نہ زیارت حج بجا لاوے جو وسعت ہمقرین ہووے

زہی قسمت

نہ مومن ہی محمد مصطفے کا جو نہ شیدا ہو
مطیع ہو ابن تیمیہ جہنمانی سے جو پیدا ہو
اگر حج شوق زیارت کا نہ دلمین اوسکے پیدا ہو
وہابی خارجی بنکر نہ زیارت پر وہ شیدا ہو

زہی قسمت

نہ مومن ہی کہ حضرت کی نہ دلمین کچھ محبت ہو
یہانتک وہ ہمارے نزدیک کی بس اونکی ہی الفت ہو
کہ اپنے باپ ماں سے بھی زیادہ اوسپہ سبقت ہو
اسی صورت سے کل زیارت سی اوس یارکی رغبت ہو

زہی قسمت

نہ مومن ہی ادب لمدینہ جسے خاک مطلق ہو
شفاعت روز محشر کو نبی کے ہاتھہ برحق ہو
نہ مومن ہی محمد کے وسیلہ کا نہ عاشق ہو
منافق کا تو ایمان تو ہے بس سینہ و دل شق ہے

زہی قسمت

جو بنگئے دوست خالق کے وہی زیارتکو جاتے ہین
جو ہونگے دوست خالق کے وہی نیکی کماتی ہین

جو ہونگے دوست خالق کے وہی ایمان لاتی ہین
وہی زیارت کو جاتے ہین ادب سے پیش آتی ہین

زہی قسمت

مدینہ شہر روشن ہی جہان حضرت کی زیارت ہی
مدینہ شہر مخزن ہی جہان جنت کی زیارت ہی

مدینہ شہر گلشن ہی جہان حضرت کی زیارت ہی
مدینہ شہر مدفن ہی جہان حضرت کی زیارت ہی

زہی قسمت

مدینہ وہ قرآن مین جسکا عاظم نام یثرب ہی
مدینہ وہ مسلمانونکی جو زیارتکا مشرب ہی

مدینہ وہ جو کعبہ کیطرح سی حرمت سعب ہی
مشطہ ہی حرام و شرک سے نیکی وہان سب ہی

زہی قسمت

مدینہ کو لگاوی عیب وہ گمراہ دشمن ہی
نہ ایسے اور عداوت سے بہا سینہ وہ پرفن ہی

مسلمانون او سے جانو مسلمانیکا رہزن ہی
زیارت کا وہ منکر ہی کہ جو تاکید و تاکید ہی

زہی قسمت

مدینہ سا شہر دنیا مین کہو کون افضل ہی
جہان پر مہبط جبرئیل او قرآن مرسل ہی

جہان جانیسے حج کا کامل او اکمل ہی
جہان پر مصطفے صل علی کا خاص اسفل ہی

زہی قسمت

مدینہ پاک طیب ہی خدا کی جای حرمت ہی
مدینہ پاک طیب ہی جہان جانیسے عزت ہی

مدینہ پاک طیب ہے خدا کی جای عفت ہی
مدینہ پاک طیب ہی جہان یار تالی حرمت ہی

زہی قسمت

ہوی کعبہ مین حضرت پھر رہی جاکر مدینہ مین
رسول اللہ کا مسکن ہوا خوشتر مدینہ مین

ہوئی اسلام کو شوکت تو یہ آکر مدینہ مین
مبارک ہی جو دیکھی روضہ اطہر مدینہ مین

زہی قسمت

مدینہ ہی گویا خوبی کا اور جنت کا دروازہ — مدینہ ہی ہر ایک نیکی کا اور رحمت کا دروازہ
مدینہ ہی خدا سے ملنے مین شفقت کا دروازہ — مدینہ ہی مسلمانونکی بس عزت کا دروازہ

زہی قسمت

مدینہ مین ہزارون کوس سے آنکھون کی بل جاوے — جہانکی نیک زیارت سی بلا دوزخ کی ٹل جاوے
میسر ہو نہ وہ زیارت تو بس ہجران مین گل جاوے — منافق کی طرح ہرگز نہ سنکر ہو مچل جاوے

زہی قسمت

یہہ زیارت فی زمانہ کی غنیمت جاننا دلمین — نہ بدعت اور حرام اوسکو کبھی تم ماننا دلمین
نہ اوسکو اتخاذ عید کرکے ٹھاننا دلمین — کسی منکر اور مرتد کا نہ کہنا ماننا دلمین

زہی قسمت

ہزارون نیک شغلی اسی زیارت کو ترستے ہین — وہ تا مقدور حج کرکے کہان اس سے گذرتے ہین
بہانہ سے نہ کچھ وہ سستی کمینے کو مرتے ہین — نہ واجب کہنے پر سر پھوڑتے ہین اور بکھرتے ہین

زہی قسمت

یہہ بدعت ہی کہ زیارت مین کوئی اونکو سجدہ ہو — کری سیدہ مقر رسول تماشے پر فریفتہ ہو
ہنسی ہو قہقہہ ہو عیش کے گہر مین شمر دہ ہو — وہ زیارت پاک ہی ہرگز نہ ان باتونکا گردہ ہو

زہی قسمت

وہان آداب زیارت کے تو سب معقول آئین ہین — کوئی اوسمین برا ہرگز نہین بالکل روشن ہین
سناسنے جو کہا علماء ب کا وہ تو دشمن ہین — وہان تو دین سی مشن ہے نہ دشمن دین پرفن ہین

زہی قسمت

کرے خدمت جو انصار نکی دل سی اوسکو نظر ہے — خدا کی اوسپہ رحمت ہے نبی کی اوسپہ شفقت ہے
سلوک اوسسے کرے ایک دام کا لاکہہ عزت ہے — کہ وہ رہتے وہان ہیگی جہان حضرت کی تربت ہے

زہی قسمت

وہان کی خاک بہی اکسیر اعظم سے نکمتہ ہی
معطر ہی منور ہی وہ روضہ پاک اطہر ہی
شفا جسمین ہی ایک امراض کی تاثیر بڑہکر ہی
وہانکی شیئے ہر ایک عالی تبرک ہی اور بہتر ہی

زہی قسمت

جو سمجہے شرک ان باتونکو اوسکی عقل پتہر ہی
نہ اوسکو ذوق ہی اسلام کا آدم نہین خر ہی
ٹہکانا اوسکا دوزخ ہی اور دنیا مین ہی بدتر
پرستش کی نکچہہ باتین ہین یہہ تعظیم اطہر ہی

زہی قسمت

قرآن مین جو کہ ذکر آیا وہ تابوت سکینا کا
نکچہہ وہ شرک بدعت تہا نہ موجب تہا وہ پوجا کا
وہ کیا تہا انبیاؤنکی نشانیکا تبرک تہا
اسی صورت سے ہیگا بال و جبہ قدم حضرت کا

زہی قسمت

اگر حج کی فلاحت ہی تو زیارت کی فضیلت ہے
اگر حج کی صداقت ہی تو زیارتکی نصیحت ہے
اگر حج کی شرافت ہی تو زیارت فی الحقیقت ہے
اگر حج کی کرامت ہی تو زیارتکی شریعت ہے

زہی قسمت

اگر حج فرض ہی کرنا تو واجب ہے زیارت بہی
تو حاجت غرض ہی کرنا تو راغب ہے زیارت بہی
اگر حج غرض ہی کرنا مناسب ہے زیارت بہی
جو دفع مرض ہی کرنا تو غالب ہے زیارت بہی

زہی قسمت

اگر حج بادشاہی ہی تو زیارت بہی بہالائی ہے
اگر حج عالی جاہی ہی تو زیارت مصطفائی ہے
اگر حج حکم الٰہی ہی تو زیارت پیشوائی ہے
جو حج پشت پناہی ہی تو زیارت بہی صفائی ہے

زہی قسمت

جو حج منظور خاطر ہی تو زیارت بہی مقرر ہی
جو حج کو جانو نادر ہی تو زیارت جانو خوشتر ہی
جو حج سمجہو خوشتر ہی تو زیارت جانو بہتر ہی
جو حج کرنا بہی بہتر ہی تو زیارت کچہہ نکمتر ہی

زہی قسمت

جو اپنا پیشوا ہووے نکیون پہر اوسکی زیارت ہو
جہان حق کی رضا ہووے نکیون پہر اوسکی زیارت ہو
جہان رحمت خدا ہووے نکیون پہر اوسکی زیارت ہو
جہان پر آسرا ہووے نکیون پہر اوسکی زیارت ہو

زہی قسمت

جہان پر مصطفے ہووین نکیون پہر اونکی زیارت ہو
جہان پر اولیا ہووین نکیون پہر اونکی زیارت ہو
جہان پر مجتبے ہووین نکیون پہر اونکی زیارت ہو
جہان پر اتقیا ہووین نکیون پہر اونکی زیارت ہو

زہی قسمت

جہانپر نور وحدت ہی کہ پر جلتے ہین شیطان کے
جہانپر خفتہ ایسے ہون حقیقت نو عرفان کے
جہان مسجد نبوی ہو جہان حروف ہون ثبت قرآن کے
وہان جانیکو دل شیدا نکیون ہو مسلمان کے

زہی قسمت

یہہ تربت پاک اوسکی ہی کہ نسبت نبیون کا رہی
یہہ تربت پاک اوسکی ہی جو ہر نبی کا منتہا ہی
یہہ تربت پاک اوسکی ہی کہ جسکا شوق گہر گہر ہی
یہہ تربت پاک اوسکی ہی خدا سے جو قرین تر ہی

زہی قسمت

قد لیلی کی جو پوچہو تو مجنون سے سنو جا کر
فضائل گر محمد کی سنو قرآن پڑہو جا کر
سنو گر حسن یوسف کا زلیخا سے کہو جا کر
اگر جنت لیا چاہو تو زیارت کو کرو جا کر

زہی قسمت

خدا کی جتنی ہی مخلوق سبہمین ہین وہ فاضل تر
ایک انگلی کے اشارہ سے کیا شق القمر ظاہر
اوسکی کیا مجال ہی اون کے جو رتبہ پہ ہو قادر
بہلا ایسی زیارت کو ہی بد ہونگے ین کا فر

زہی قسمت

مریضونکو کیا چنگا چلے تخمونکو بویا ہی
جو تہی نے دود کی بکری کئی من اوس سے دو دیا ہی
بہت اندہونکو انکہین دین بہت کا بخ کہویا ہی
نکی ہی جسنے یہہ زیارت وہ پتا یا ہی پایا ہی

زہی قسمت

جو تھا چہ سو برس کا مردہ ایکدم مین جلایا تھا
شجر نے آنجر نے صدق اونکا کہہ سنایا تھا
یمن کا بادشاہ جو دیکھکر ایمان لایا تھا
شتر نے اونکو سجدہ کرکے اپنا دکھ بتایا تھا
زہی قسمت

وہان جب جنگ خندق مین نہین کھانیکو پایا تھا
اور ایک جابر ہزارون نے نہین پانی جو پایا تھا
تو قدری گوشت روٹی سی ہزارونکو کھلایا تھا
تو ایک انگلی سے حضرت نے وہان چشمہ بہایا تھا
زہی قسمت

اوسی خندق مین ایک پتھر جو نکلا حد سے زیادہ تر
تو حضرت نے وہان ہاتھ مین مارا تبر اوسپر
کہ جسکے توڑنے سے ہوگئی عاجز سب انہین جا پر
تو نکلے تین بغرا اوس سے ہوا یہ معجزہ اظہر
زہی قسمت

مری گو زندگی تھی اور ہرنی کو چھوڑایا تھا
زہر افعی ہوا باطل ذرا سا لب لگایا تھا
بہت کھاری کنوئیکو تھوک سے میٹھا بنایا تھا
یہہ وہ زیارت ہی جسنے معجزہ ایسا دکھایا تھا
زہی قسمت

بڑا ہی معجزہ قرآن جو حق نے اونہ بھیجا ہی
فصاحت اور بلاغت مین کیا ایسا ہی یکتا ہی
لقب امی بلی عالم لدنی اونکو بخشا ہی
بھلا مخلوق مین کی بھی اس رتبہ کا پایا ہی
زہی قسمت

اندھیری مین گر ہنستے تو نگاہ ہو جاتا تھا
وہ قدرت آپ مین ایسی ہی مطلق اوسکا سایہ تھا
یہ بیضا بھی جسکے روشنی سے شرم کھاتا تھا
خدا نے حسن و خوبی مین عجب یکتا بنایا تھا
زہی قسمت

تجلی طور سینا کا وہ بہر بال جلوہ تھا
مبارک ناک کا نقشہ گویا جنت کا توبی تھا
جبین روشن کہ لوح محفوظ جسکا ایک نسخہ تھا
آنکھین ابروون پاکیزہ وہ شمشیر ایک قبضہ تھا
زہی قسمت

دو آنکھیں نور کی پتلی ہیں جس سے جہاں روشن زمین روشن زمان روشن مکین روشن مکان روشن	زہی قسمت	پلک سورج کی کرنیں ہیں کہ جس سے لامکاں روشن سراپا جسم روشن ہی یہاں روشن وہاں روشن
دو رخسارہ گویا دین کے ہیں دو شمس و قمر روشن لب اعجاز وہ شیریں کہ کل شیرین کا تھا مخزن	زہی قسمت	صبح صادق کا جلوہ تھا بناگوش آپکی احسن دہن تھا غنچۂ قدرت شگفتہ جس سے ہر گلشن
گہر نایاب دندان چمک جیسے ید بیضا زبان تھی غیب کی کنجی ضمائر جسکے تھی گویا	زہی قسمت	تبسم مین جو کہل جاوین تو بجلی کا سا کوندا ہزاروں مثل سوسن ہون زبان ہو وصف اوسکا
زنخدان انکی جو چاہت سے نہیں تمثیل اوسکی ہی جو گردن مین لطافت ہی نہیں تمثیل اوسکی ہی	زہی قسمت	زبان مین جو فصاحت ہی نہیں تمثیل اوسکی ہی جو نکہت مین ملاحت سے نہیں تمثیل اوسکی ہی
کتف حامل وحی حکم الٰہی ہین دو سے کندھے خدا کے قوت بازو کے ہین بازو درخشندے	زہی قسمت	کہ جسکے حکم کے ہین انس بھی اور جن سبھی بندے اگر کچھ غور کر دیکھو تو کیا ہی وہ نہوا ندہے
ہی دونو ہاتھ مین ابر امر اور بہر نوا ہی ہے وہ دل ہی جس کے اندر نور اور عرش الٰہی ہے	زہی قسمت	ہی سینہ وہ الم نشرح قرآن جسکی گواہی ہے قرآن کے بھید سے واقف جو ہو تو جانتا ہی ہے
شکم ہی معدن تقویٰ کمر بستہ رضا پر ہے قدم ہر ایک سنجیدہ اوسی راہ ہدا پر ہے	زہی قسمت	ہر ایک فعل اونکا طاہر ہی جو ہی حکم خدا پر ہے ہمیں وہ خاک سر ہی قدم کی جو کہ جا پر ہے

یہ وہ نیارت ہی جسکا نور پہلی سب سے پیدا ہے
جو سنکر اس سے بھی کافر امنہلہم رو دیا ہے
اوسی سے سب یہہ مخلوقات دیکھو پھر ہوید آہی
کہ جسکا دو جہان مین ذکر بہی ہر ایک شیدا ہی

زہی قسمت

ہوی جسوقت یہہ پیدا تو حورین آئین جنت سے
غسل جبریل نے جا کر دیا جنت مین حسن مست سے
اور آئین سارہ اور ہاجرہ مریم بہی شفقت سے
لعل کل ہو وہ ملبق مین یہہ سنا یا خلق و شوکت سے

زہی قسمت

زمین پر آسپڑ آپ نے پڑہا کلمہ شہادت کا
ستارہ جہک پڑے فرحت سے سن یہہ ذکر شہرت کا
دعا کیو اسطے امت کے خیال ایسا تہا امت کا
زمین کے بت ہوئے اوندہے یہہ جلوہ دیکہہ وحدت کا

زہی قسمت

بہٹا ایوان کسری کا یہہ شوکت دیکہہ احمد کی
ہوا آتش کدہ ٹہنڈا اس آمد ایسے مرشد کی
گئی خشکی قحط سالی یہہ برکت تہی محمد کی
مٹا شرک و کفر سارا انہیکا ہوئی رب واحد کی

زہی قسمت

بہشتی حورین گاتی تہین خدا مالک ہمارا ہے
جو ایمان اسپہ لاویگا اوسیکا بس گذارا ہی
ہوا پیدا مبارک ہو خدا کا آج پیارا ہے
اوسیکے حق مدد سے بر ہو یہی سب کا سہارا ہی

زہی قسمت

خدایا اپنی رحمت سے ہر ایک مومن کو عزت دے
خدایا اپنی رحمت سے ہر ایک مومن کو وسعت دے
خدایا اپنی رحمت سے ہر ایکسا مومن کو حرمت دے
کہ جو زیارت کری جا کر یہہ لمین شوق محبت دے

زہی قسمت

ہمارا سترا محمد کا وسیلہ ہے
الٰہی حمد کا سا یا محمد کا وسیلہ ہے
قرآن مین وابتغوا آیا محمد کا وسیلہ ہے
شفاعت روز محشر کا محمد کا وسیلہ ہے

زہی قسمت

الٰہی دین و دنیا مین محمدؐ کی ہدایت دے
الٰہی روز محشر کو ہر ایک مومن کو راحت دے
الٰہی دین و دنیا مین محمدؐ کی شفاعت دے
الٰہی جتنے مومن ہین سب ہونکو شوق زیارت دے

زہی قسمت

جو کچھہ حضرت کی عظمت ہے نہین وہ ہیگی کعبہ کی
جو کچھہ اونکی فضیلت ہے نہین وہ ہیگی کعبہ کی
جو کچھہ حضرت کی شوکت ہے نہین وہ ہیگی کعبہ کی
جو کچھہ اونکی حقیقت ہے نہین وہ ہیگی کعبہ کی

زہی قسمت

اونھین کا دین قایم ہی کہ جو کعبہ معظم ہی
اونہین سے صوم و صایم ہی کہ جو کعبہ محرم ہی
اونھین کا دین دایم ہی کہ جو کعبہ مکرم ہی
اونہین کا فیض دایم ہے کہ جو کعبہ مسلم ہی

زہی قسمت

یہہ وہ کعبہ ہی ابراہیم نے جسکو بنایا تھا
بتون سے اور تصویرون سے حق اوسکا مٹایا تھا
اور کفارون نے بت رکھکر وقار اوسکا گھٹایا تھا
یہہ وہ زیارت ہی جسنے توڑ بت خالی کرایا تھا

زہی قسمت

یہہ وہ کعبہ جہان کفار سیٹی بجاتے تھے
خدا کی شان و شوکت کا نکچھہ وہ دہیان لاتے تھے
اور اپنے باپ دادون کا وہ لیے لیے نام گاتے تھے
یہہ وہ زیارت ہی جسکے خوف سے بت ٹوٹ جاتے تھے

زہی قسمت

یہہ وہ زیارت ہے جسنے سب بتونکو توڑ ڈالا تھا
بلند اللہ اکبر کہکے کعبہ کو سنبھالا تھا
اور شرک و کفر کی علامت کو کعبہ سے نکالا تھا
جہان تھی کفر کی ظلمت ہوا اوسسے اوجالا تھا

زہی قسمت

نہ حرمت اونکی کعبہ سے ولی اونسے ہی کعبہ کو
نہ عزت اونکی کعبہ سے ولی اونسے ہی کعبہ کو
نہ شوکت اونکی کعبہ سے ولی اونسے ہی کعبہ کو
نہ عظمت اونکی کعبہ سے ولی اونسے ہی کعبہ کو

زہی قسمت

صداقت کی ہی موسیٰ کی یہہ ایسا حق کا پایا ہی
صداقت کی ہی یحییٰ کی یہہ ایسا حق کا پایا ہی
صداقت کی ہی عیسیٰ کی یہہ ایسا حق کا پایا ہی
صداقت کی زکریا کی یہہ ایسا حق کا پایا ہی

زہی قسمت

پہنچو وا اپنے تا مقدور پھر ایسی زیارت کو
پہنچو وا اپنے تا مقدور پھر ایسی کرامت کو
پہنچو وا اپنے تا مقدور پھر ایسی ہدایت کو
پہنچو وا اپنے تا مقدور پھر ایسی شرافت کو

زہی قسمت

اگر حج کی ضرورت ہی تو کرنا اوسکا افضل ہی
اگر حج کی ہی وسعت ہی تو کرنا اوسکا افضل ہی
اگر حج کی ہی قدرت ہی تو کرنا اوسکا افضل ہی
اگر مقدور زیارت ہی تو کرنا اوسکا افضل ہی

زہی قسمت

یہہ ہی اعلان اب میرا محبان رسول اللہ
ہی واجب جاننا زیارت کا محبان رسول اللہ
[illegible] مستحب [illegible] محبان رسول اللہ
خدا کی حب نے [illegible] فرمایا محبان رسول اللہ

زہی قسمت

نہ میں [illegible] شکوہ ہوا [illegible] خوش [illegible] ہو
محمد مصطفیٰ صلے اللہ کی جو کر زیارت ہو
ان آنکھوں سے جو دیکھا خواب میں وہ نور راحت ہو
قدم بوسی نصیب اونکی ہو یہہ عزت عنایت ہو

زہی قسمت

میں کہتا تہا یہی [illegible] جنت کو جا دیکھوں
ان آنکھوں سے زیارت کو جنت [illegible] دیکھوں
مدینہ پاک میں جو قبر رسول [illegible] دیکھوں
ہوا حاصل وہ سب جو کچھ تہا دل کا مدعا دیکھوں

زہی قسمت

گیا زیارت مدینہ کو یہہ میرا بخت یاور تھا
اور بعد اوسکے ہوا یہہ جو [illegible] نور تہا
ملا حج بھی خدا فضل سے جو حج اکبر تھا
کہ دیکھا خانہ حضرت کو جو [illegible] کا مظہر تہا

زہی قسمت

حقیقت خواب کی یہہ تہی کہ ایک شب مجکو ہو میں یا		تو قدرت حق سے بس اوس خواب میں جنت کو میں دیکھا
کہ ایک ہے مکان روشن وہان بیٹھے ہین تین او سجا		اور اونکی پاس بیٹھی کرین آپس میں کچھ یہہ چرچا
	زہی قسمت	
کہ اس حالت مین تلاشی وہان پر مین بہی جا نکلا		کوئی جیسے کسیکو ڈہونڈتا پہرتا کہین ہوتا
تو لیتے مین وہ دونو نے مجھے اسطرح سے پوچھا		کہ کسکو ڈہونڈنی آئے ہو تم اسجا یہہ تو بتلا
	زہی قسمت	
کہا مین اونکو ڈہونڈتا ہون جو ختم المرسلین ہونگے		وہ بولے وہ تو وہ بیٹھے ہین دیکھو جو جبین ہونگے
جو مین نے آنکھ سے دیکھا وہ رحمت عالمین ہونگے		تو رو کر جلد جا لپٹا کہ جیسے ہم قرین ہونگے
	زہی قسمت	
مین روتا اسطرح تہا کہ بچھڑا کوئی ملتا ہو		تسلی آپ دیتے تہے کہ جیسے طفل اپنا ہو
وہ برکت اور لذت کا نہین کچھ حال کہنا ہو		ہر ایک مومن کو اے اللہ نصیب ایسا ہی سپنا ہو
	زہی قسمت	
امیر اب شکر خالق ہی کہ جو تجکو بشارت ہی		خدا کے فضل سے ہر دم ہو حاصل تجکو زیارت ہی
تیری آنکھوں مین اور دلمین بسے وہی عمارت ہی		جدھر تو دیکھتا ہیگا وہی یارت ہی زیارت ہی

زہی قسمت زہی طالع جسے حضرت کی زیارت ہو

حرام اور عبث اوسکو ہی بخت غارت ہو

ہدیہ سلام

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ		الصلوة والسلام علیک یا خلیل اللہ
الصلوة والسلام علیک یا جلیل اللہ		الصلوة والسلام علیک یا جبیل اللہ

صل علی محمد وعلی آل محمد

الصلوة والسلام علیک یا سید المرسلین		الصلوة والسلام علیک یا خاتم النبیین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمت للعالمین
الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین

صلے علیٰ محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا صفی اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا تقی اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نقی اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ

صلے علیٰ محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نجیب اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا خطیب اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نقیب اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

صلے علیٰ محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا مصطفےٰ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا مجتبیٰ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا مرتضےٰ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا طٰہٰ

صلے علیٰ محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا فخر الانبیا
الصلوٰۃ والسلام علیک یا فخر الاولیا
الصلوٰۃ والسلام علیک یا فخر الاتقیا
الصلوٰۃ والسلام علیک یا فخر الاصفیا

صلے علیٰ محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب الرحمٰن
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب الدیان
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب المنان
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب السلطان

صلے علیٰ محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سندی
الصلوٰۃ والسلام علیک یا ہاشمی
الصلوٰۃ والسلام علیک یا قریشی

صلے علیٰ محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا جد حسنین
الصلوٰۃ والسلام علیک یا فخر کونین

الصلوٰۃ والسلام علیک یا صاحبِ قاب قوسین
الصلوٰۃ والسلام علیک یا صاحبِ قبلتین

صلی علی محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خاتم حاشر
الصلوٰۃ والسلام علیک یا اوّل آخر
الصلوٰۃ والسلام علیک یا مزمّل مدثر
الصلوٰۃ والسلام علیک یا واعظ مذکر

صلی علی محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی کریم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا عادل حکیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رؤف رحیم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا شفیع کلیم

صلی علی محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا طیب طاہر
الصلوٰۃ والسلام علیک یا محترم آمر
الصلوٰۃ والسلام علیک یا باطن ظاہر
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سابق شاکر

صلی علی محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا عالم خطیب
الصلوٰۃ والسلام علیک یا مبلغ منیب
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حافظ حبیب
الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل قریب

صلی علی محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا ابطحی منیر
الصلوٰۃ والسلام علیک یا فتاح نذیر
الصلوٰۃ والسلام علیک یا امین بشیر
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حامد رب قدیر

صلی علی محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا محمد محمود
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حجۃ موجود
الصلوٰۃ والسلام علیک یا فاتح مقصود
الصلوٰۃ والسلام علیک یا مطیع ربّ ودود

صلی علی محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یا عاقب قاسم
الصلوٰۃ والسلام علیک یا ناصر قائم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا متقیٔ صایم		الصلوٰۃ والسلام علیک یا عزیزٔ عالم
	صلی علی محمد	
الصلوٰۃ والسلام علیک یا ماحی		الصلوٰۃ والسلام علیک یا داعی
الصلوٰۃ والسلام علیک یا ماد		الصلوٰۃ والسلام علیک یا شان
	صلی علی محمد	
الصلوٰۃ والسلام علیک یا یٰسٓ		الصلوٰۃ والسلام علیک یا حٰمٓ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا طٰسٓ		الصلوٰۃ والسلام یا رحمۃٔ حلیم
	صلی علی محمد	
الصلوٰۃ والسلام علیک یا احمد رشید		الصلوٰۃ والسلام علیک یا صادق شہید
الصلوٰۃ والسلام علیک یا صاحب سید		الصلوٰۃ والسلام علیک یا فصیح مجید
	صلی علی محمد	
الصلوٰۃ والسلام علیک یا مظہر مبین		الصلوٰۃ والسلام علیک یا مہدی متین
الصلوٰۃ والسلام علیک یا امام مہین		الصلوٰۃ والسلام علیک یا ناصر امین
	صلی علی محمد	
الصلوٰۃ والسلام علیک یا جواد یا غنی		الصلوٰۃ والسلام علیک یا مقتصد مدنی
الصلوٰۃ والسلام علیک یا متقی ابطحی		الصلوٰۃ والسلام علیک یا حجازی تہامی
	صلی علی محمد	
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سراج النور		الصلوٰۃ والسلام علیک یا متوسط صبور
الصلوٰۃ والسلام علیک یا مقبول عفو غفور		الصلوٰۃ والسلام علیک یا حق مامور
	صلی علی محمد	
الصلوٰۃ والسلام علیک یا مسکی		الصلوٰۃ والسلام علیک یا سید نبی

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ | سیدنا علی محمد | الصلوٰۃ والسلام علیک یا عزیزی

نہی قسمت رہی طالع جسے حضرت کی زیارت ہو
حرام اور بدعت اوسکو جو کہے بدبخت غارت ہو

آداب زیارت شریف

بعد حج کے خالص نیت سے مدینہ منورہ کا قصد کرے اور راہ مین کثرت درود کی کرے جب مدینہ کے قریب پہونچے تو زیارت کی نیت سے غسل کرے اور سفید کپڑے پہنے اگر عطر میسر ہو تو بدن مین لگاوے اور جب مدینہ پر نظر پڑے تو سواری سے اوترے اگر ہوسکے تو مسجد شریف تک پیادہ جاوے اور جب حرم شریف مین پہنچے تو حضرت کو سلام کرکے یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ نَبِيِّكَ مَا رَزَقْتَهٗ اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ پہر کمال آداب اور شوق سے حرم شریف مین داخل ہو درود پڑہتا ہوا اور جب مسجد شریف مین داخل ہو تو اول داہنا قدم آگے رکہے اور یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور درود پڑہے اور حضرت کے مصلے پر دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہے اور بعد نماز کے شکر الٰہی بجا لاوے کہ ایسی عمدہ نعمت اوسکو نصیب ہوئی اوسکے بعد روضہ منورہ کے زیارت کے واسطے کمال شوق اور آداب سے حاضر ہو اور اسطرح سے تین بار سلام کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پہر یون کہے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ السلام علیک یا سید المرسلین السلام علیک یا خاتم النبیین

اور فرصت ہو تو جیسے اس کتاب مین یہ سلام لکھا ہی سب پڑہے ورنہ اتنا کافی ہی پہر ایک ہاتھ
داہنے طرف ہٹ جاوے اور یون کہے السلام علیک یا ابا بکر الصدیق یا صفی رسول اللہ
وثانیہ فی الغار جزاک اللہ عن امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیرا اور اسی طرح فاروق اعظم پر سلام پڑہے
السلام علیک یا عمر ابن خطاب خلیفۃ رسول اللہ یا فاروق اعظم رحمۃ اللہ و برکاتہ جب تک مدینہ
مین رہے غنیمت جانے اکثر اوقات مسجد شریف مین حاضر رہے اور عبادت پر حریص رہے
ہو سکے تو اعتکاف کرے اور درود پڑہتا رہے اور نفل نماز اکثر پڑہا کرے خصوصاً اوس مقام مین
جو حضرت کی قبر اور ممبر کے درمیان ہے کہ وہان نماز اور دعا قبول ہے اسواسطے کہ صحیح حدیث مین
آیا ہی کہ میرے ممبر اور قبر کے درمیان بہشت کی کیاری ہے اور دوسری حدیث مین
آیا ہی کہ سوای بیت اللہ کے حضرت کی مسجد کی نماز اور مسجدون سے ہزار حصہ افضل ہی اور کعبہ کی
نماز مدینہ کے نماز سے سو حصہ زیادہ ہی تو اور مسجدون سے لاکہ حصہ افضل ہوئی اور جب بقیع کی
زیارت کو جاوے تو یہہ دعا پڑہے اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد اللھم لا تحرمنا
اجرھم ولا تفتنا بعدھم واغفر لنا ولھم پہر ہر ایک قبر پر جاوے اصحاب اور اہل بیت
کے اوپر سلام کرے جیسے مسنون ہی اور مستحب ہے کہ مدینہ کے اور مساجد مین نماز پڑہے
خصوصاً مسجد قبا مین اور جبل احد کی اور وہان کے شہیدونکی زیارت کرے پہر ان
اپنے واسطے خدا سے دعا خیر کرے باقی دعا نین وہان کی مسئلہ بتلا دیتے ہین زیادہ تفصیل کی
حاجت نہین اللہ تعالی سبکو حرمین شریفین کی زیارت نصیب کرے + آمین آمین

مقصود اصلی از زیارت قبور

واضح ہو کہ مدعی کا اول ہی دعوا غلط ہے کہ کتاب کا جو نام اتمام الحجۃ علی من اوجب الزیارۃ رکہا
یہہ سراسر بہتان اور کذب کا نشان ہے اور اہل حق سنت جماعت پر اتہام ہے اور کثافت
قلبی سے ظن باطل قایم کیا ہے افسوس کہ فضیلت علم کا دعوا کہکے ایسی جہالتمین مبتلا
ہونا خدا ہدایت دے اب خلاصہ مطلب اس امر کا لکہا جاتا ہے کہ زیارت قبور خاص کر
ترغیب زیارت مزار مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مدعا ہے اور جو احادیث
اور اقوال علمای رحمۃ اللہ علیہم کے مختلف ہین کہ کسیکا اشارہ مستحب پر ہے اور کسیکا ثبوت
کسیکا سنت موکدہ پر کسیکا قریب واجب اور کسیکا واجب پر ہی اونکا کیا منشا ہی اول معلوم
ہو کہ یہہ سب اہل حق ہین یہہ اختلاف العلماء رحمۃ مین ہی اونمین سے کوئی بدمذہب اور

خطا پر محمول نہین ہے اون کے دل نہایت ادب اور تعظیم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور
وحدانیت الٰہی سے پُر تھے اور جو اشارہ مذکورہ بالا انہون نے کئے ہین اسرار معرفت
خالق سے پُر ہین اون کے مطلب کو ابن تیمیہ اور عبد الوہاب اور اون کے گروہ
والے وہابی منافق بد اقوال اور بدعتی فاسق جاہل کیا جانے علم معقول دیگر شے ہے اور منقول
اور معرفت دیگر **نظم** بوریا باف گرچہ باف ندست + نبرندش بکارگاہ حریر + اسی
مطلب پر مولانا روم صاحب نے فرمایا ہے **مص** من ز قرآن مغز را بر داشتیم +
استخوان پیش سگان انداختیم + پس وہ سگ یہہ وہابی مذہب ہین کہ ایک حرف کی کتاب اور
سوا نحو کے اور کچھہ فائدہ نہین نکلا بھلا اس خباثت باطنی کو دیکھو کہ صفحہ ۲۵ اپنے کتاب
جہالت مآب مین لکھا ہے اور دلیل چہارم سے یہہ امر بہی واضح ہو گیا کہ احادیث زیارت
محض بے اصل ہین کیونکہ اون سبہمین ترغیب زیارت قبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہے
اور وہ مخالف و معارض ہے مقصود حدیث لا تتخذوا قبری عیدا انتہی یہہ تو آپکا علم
اور فہم ہے جیسے اون کے مطیع نادان ہین اگرچہ تفصیل اس اجمال کی طویل ہے لیکن تھوڑا سا
بطور عام فہم کے لکہا جاتا ہی کہ احادیث زیارت سب اصل اور صحیح ہین کہ جنمین ترغیب
زیارت آنحضرت صلعم ہے اور حدیث لا تتخذوا قبری عیدا بہی درست ہی اور اوروں کے
اقوال علما بہی ٹہیک ہین اسمین کوئی مخالف اور معارض آپسمین نہین اپنے اپنے محل پر
سب صحیح ہین اسرار اسمین یہہ ہے کہ زیارت کرنیوالے دو طرح کے ہین ایک عالم
اور ایک جاہل اور یہہ قاعدہ ہی کہ دربار شاہی مین تب جاوے جب لیاقت وہان
کے جانیکی پیدا کرے بی ادب گستاخ کہ قاعدہ سے واقف نہین اوسکا کیا کام کیونکہ
اوسکے جانیسے بادشاہ رنجیدہ خاطر ہوگا اوسکی بے ادبی اور جہالت دیکھکر اور اللہ رسولکا
دربار تو بادشاہون سے ہزار بار زیادہ اعلی اور افضل ہے وہان کا ادنی ادب تو یہہ ہے
کہ اپنے دلکو کفر اور شرک سے پاک کرے جب قابل دربار ہو اسیواسطے اللہ تعالی
فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا انما المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد
الحرام بعد عامہم ہذا **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے
نہین کہ مشرک ناپاک ہین پس نزدیک آوین مسجد حرام کے بعد اس سال کے یعنے مشرکون کی
عادات تو خراب ہین کہ حرم شریف کے قواعد زیارت اور اوسکے مدعا مطلب سے واقف
نہین اپنی جہالت اور کفر کا برتاو برتین گے کہ کعبہ کو بت تصور کرنا اوسکو اپنا رب

خالق رازق جاننا سیٹی بجانا خوشی کرنا اپنے باپ دادا کی بڑائی کرنا اور میلہ کیطرح
جشن کرنا اور جو ایمان بھی لائے تو مضمون لا الہ الا اللہ کا ان کے دل مین
اچھی طرح جا بے قرار نہین ہوا جیسے واشربوا فی قلوبہم العجل
بکفرہم فقلیلا ما یومنون ط اور سما رہا ہی اون کے دلون مین بچھڑا
سا بسبب کفر کے بس تھوڑے ہین ایمان والے اسیطرح آداب زیارت حرم شریف
روضہ رسول اللہ کے ہین کہ جاہل اوس سے واقف نہین ہین اور نہین کیطرف
اشارہ ہی جو حضرت نے فرمایا لا تتخذوا قبری عیدا یعنے مت گردانو قبر میرے کو
عید یعنے زیارت قبور کا مدعا یہہ تھا کہ ہوای نفسانی دنیا کو بھول جاوے اور عقبی کو
یاد کرے خوف اور حیرت خدا کا پیدا ہو لا الہ یعنے ماسوا اللہ سب دل سے فوت ہو اور
الا اللہ یعنے شہ پاک کا شوق اور عشق خوب دل مین جمے یہہ نہین کہ خدا کو بھول جاوے
اور اپنا رب اور خالق رازق قبر یا قبر والے کو جانو اوسکی نماز پڑھو سجدہ کرو گرد پھرو
بوسے دو قبر کو میلہ تماشا خوشی اور جشن مقرر کرو جیسے یہان جاہل کفارون کی صحبت
سے یہہ معاملہ قبرون سے مخصوص کرتے ہین اسیواسطے اللہ تعالی نے حضرت کی قبر کو
اس آفت سے بچایا ہے وہان کوئی کفر شرک کا کام نہین ہوتا اول تو قبر ہی ایسی
ترکیب سے بنی کہ کوئی ایسی حرکات ناشایستہ پڑھا نہو دوسری عملداری اسلام ہی
اور نگہبان مقرر ہین کہ کوئی بیجا حرکت نہونے پاوے فقط سلام پڑھو اور کچھہ نہین
بس ایسی جہالت سے باز رہنے کو اللہ تعالی نے بھی آیت یا ایہا الذین الخ اور حضرت
نے بھی لا تتخذوا الخ ارشاد فرمائی ہے اور علما رحمت اللہ علیہم کا دل نہایت دکھا
تھا کہ ایسے مقابلہ پر سخت کا حکم لگایا ورنہ حقیقت تو یہہ ہے کہ ایسے جاہلونکا قبر پر تشریف
جانا مناسب نہین روح مطہر کو رنج ہوتا ہے دوسری رہے عالم باخدا سچے موحد
سنت جماعت اون کی لا زیارت قبر سے تکمیل ایمان ہے اسطرح کہ نور عرفان زیارت
قبر سے ہی یہہ بات نہ مسجد مین جانے سے حاصل ہوتی ہے نہ کعبہ شریف مین جانے سے
وہ کیا ہی کہ یومنون بالغیب کی تصدیق ہو جانا اور خواہش اور ہوای نفسانیکا
فوت ہو جانا ہی مثلاً مسجد مین یا کعبہ مین جاویگا نماز اور عبادت کریگا لیکن وہ ہوا و
ہوس کم نہوں گین بلکہ طالب ہر ایک ہوس کا ہوگا کہ یا اللہ مجھکو اولاد دے رزق
دے گھوڑا جوڑا اچھا دے اور عزت طلب کریگا اور جب قبر پر جاویگا تو صد عبرت

یاد آویگا اوسمین اول عام مسلمین کی قبرین ہین تہ جب قبرستان مین گیا تو خیال آیا کہ
افسوس دنیا کچھہ چیز نہین ایکدن سبکو اِس سے گذرنا ہے اللہ ہی حق ہی باقی
ہوس دوسری درجہ اپنے یار دوست ہین اونکی قبر پر زیادہ صدمہ اوسکی دلمین ہوگا
کہ اللہ اللہ یہہ وہ ہین کہ ہم یہہ ایک ساتھہ رہتے تھے کیا خوشی اور محبت تھی کہ ایک
دم کی جدائی دشوار تھی اب دیکھو وہ باتین سب فوت ہوگئین پھر تیسرے درجہ
اپنے باپ مان اور اولاد ہے کہ اونکی قبر پر جانیسے اوس سے زیادہ صدمہ اوسکے
دلمین ہوگا کہ سبحان اللہ یہہ ہمارے باپ مان ہین کہ کس کس شفقت سے
ہمپر جان نثار تھی یہہ ہمارے بیٹا بیٹی ہین کہ ہمکو چاہتے تھے اور بغیر ہمارے بیقرار
رہتے تھے اب لحد زمین مین سوتے ہین سچ ہے کہ دنیا کا جو کچھہ کام ہے سب
محض خدا سے دور ہونیکا ہے اللہ ہی کی ذات برحق ہے اور سبکو فنا ہے پھر چوتھی
درجہ اپنے پیر کی قبر ہے اوس سے اور زیادہ صدمہ ہوگا کہ افسوس اِس دار فانی کو سب
چھوڑنے والے ہین یہانتک کہ پانچوین درجہ اپنے نبی سید المرسلین خاتم النبیین
رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین کہ جنکی صفت لولاک لما خلقت الافلاک ہی زیارت
کریگا تب صدمہ عظیم اوسکے دل پر ہوگا اور معلوم کریگا کہ بس یہان سے حد ہی جب
ایسے فخر اولین و آخرین سب سے اعلی و اشرف کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اِس
مقام فانی سے رحلت فرما ہوئی تو کوئی فرد بجز ذات اللہ کے نہین رہیگا اب جو اللہ تعالی
نے فرمایا ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال
والاکرام یعنے جو کوئی کہ زمین پر ہے فنا ہونیوالا ہی اور باقی رہیگی تیری
ذات جو صاحب بزرگی اور بخشش کا ہے اسکا مضمون اوسکے دلمین اچھی طرح سے
جاگیر قرار ہوگا اور لا الہ الا اللہ کا نور رونق پکڑیگا اور جو غفلت کہ اوسکے
دلپر ہے جسکی اللہ تعالی خبر دیتا ہے زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ
وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ
رجھایا ہے لوگونکو مزون کے محبت نے عورتون سے اور بیٹونسے اور ڈھیر جڑے ہوے
سونیکے اور روپیکے اور گھوڑے پلے ہوے اور مواشی اور کھیتی یہہ برتنا ہی دنیا کی
زندگی مین اور اللہ جو ہے اوسکے پاس ہے اچھا ٹھکانا پس یہہ خواہش دنیوی سب

سرد ہو جاوے اور تعلقات دنیا سے دل ٹوٹ جاوے اور خدا کیطرف راغب ہوا اور حسن الماب یعنے اچھے ٹھکانے کا متلاشی ہو وہ کیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا یعنے قایم کر نماز کو وقت ڈھلنے سورج سے رات کی اندہیری تک اور قرآن پڑھ فجر کو تحقیق قرآن پڑھنا فجر کا ہے حاضر کیا گیا ہے اسمین سب نمازین آگئین یعنے سورج ڈھلنے سے ظہر عصر اور اندہیری رات تک مغرب اور عشا اور قرآن فجر سے نماز صبح صادق کی اور عبادت کامل نہین ہوتی جب تک دنیا دل سے سرد ہو اور دنیا دل سے نہین سرد ہوتی جب تک مرنا نہ یاد کرے اور مرنا نہین یاد ہوتا جب تک زیارت قبور نکرے اسیواسطے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اکثر جنت البقیع مین جو قبرستان مدینہ طیبہ کا ہے جا کر عبادت الٰہی مین مشغول ہوتے تھے اور مشائخ طریقت نے قبر کے طرف زیادہ رغبت دلائی ہے اور خانقاہ قبر کے نزدیک بنا کے گوشہ نشینی اختیار کی کہ ہر وقت موت یاد ہو واسطے عبرت اور دنیا سرد ہونیکو کچہہ میلہ تماشے کو نہین اسیواسطے کچہہ قبر ہے جو نشان عبرت باقی رہی چشم عبرت دیکھے جو یہان سے گذر گئے ہین کہ کیسے کیسے بادشاہ عالم فاضل نبی ولی سب یہان سے سفر کر گئے پہر کس زندگی کو دنیا کی خواہش کرے اسی مدعا پر احادیث زیارت ہین اور علما رحمۃ اللہ علیہم نے بھی اسی رغبت زیارت کیطرف اشارہ کر کے کسینے سنت کسینے سنت موکدہ کسینے قریب واجب اور واجب لکھا بسبب ادب اور تعظیم کے واجب ہی تک اشارہ کیا ورنہ حقیقت مین زیارت تو صیقل ایمان ہے اور سب عبادت کی اصل اور جنازہ کا لفظ بھی اسی وجہ سے آیا کہ کاملون کو زیادہ شوق ہو کہ جب حج کو آیا تو قریب آ گیا اب کیون محروم جاتا ہی ایسی نعمت سے کہ جو حج زاعظم ہے خواہش دنیوی اور خواہش نفسانی کی سرد کرنیمین جس سے نور ایمان کامل ہو کیا اون کے واسطے ہی جو کاملین عاشقین ہو جو اہل سنت جماعت ہین اسیواسطے جو تارک زیارت جاہل مشرک یا منافق ہی تو کچہہ جائے طعن نہین خوب ہوا جو ایسا پلید پاک وہان نگیا کتے کا مسجد مین کیا کام اور جو تارک زیارت موحد بھی تو جای شکایت بیشک ہی کہ شکوہ دوست سے ہوتا ہے دشمن سے نہین منکرین کا موہنہ کالا اوسنے کیا غرض اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہی فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ یعنے دوڑو اللہ کیطرف تحقیق مین ہون درمیان تمہارے

ڈذا یونا ظاہر یعنے جب آپ دنیا مین ظاہر تشریف فرماتے تب سبکو یہہ خوشخبری تہی
کہ دوڑ وا اللہ کیطرف یعنے نیک کام کرو اور حضرت کی خدمتین آؤ اور بعد رحلت فرمانے
یہان سے اب سب مسلمانون کیطرف اشارت ہی کہ زیارت شریف کو دوڑ و اور نذیر مبین
دیکہو کہ دنیا سر دہو اور عبادت مین ذوق اور دل یومنون بالغیب پر تسلی پاوے
اور رمز نیکو تصور کرکے کل خواہش دنیوی سے دست بردار ہو کر ہاتہہ پاؤن آنکہہ کان
سب عضو خدا کی فرمان برداری مین سونپ دی اس فوز عظیم کے واسطے ایماندارونکو
ترغیب زیارت ہی کہ امید شفاعت کی ہو منافقین وہابیونکا کیا اعتبار کہ اون کے
کفر اور قتل پر تو فتوی علمای حرمین کے ہو چکے کیونکہ یہہ زیارت قبر شریف کے بالکل
منکر ہین دہوکا دینیکو مستحب کہتے ہین انکا وعظ نصیحت صحبت سب خرابی یہہ کہ
جہاد پر ترغیب دین تو جانو کہ حضرت کی قبر مسمار کرنے پر آمادہ کرتے ہین کوئی
ان کے دہوکہین نہ آوے اور انکا نام جو وہابی مشہور رہوا وہ خدا کے نام سے ...
نسبت نہین رکہتا بلکہ اوسکی حقیقت یون معلوم ہوتی ہے جیسے یہہ لطیفہ ...

لطیفہ یعنے وہاب نام اللہ تعالی کا برحق ہے اگر اس نام سے منسوب وہابی ہوتے ...
جیسے اللہ تعالی کی حضرت کے ذات مبارک پر شفقت اور عنایت ہی کہ حبیب کہا رحمت
للعالمین کہا ورفعنا لک ذکرک کہا اور ہر ہر بات مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
تعظیم اور تکریم فرمائی ایسے ہی یہہ بہی حضرت سے محبت کرتے اون کی تعظیم و تکریم کرتے
اللہ والے کہلاتے نہ کہ اوسکے خلاف کرین اور اپنے کو نسبت خدا کیطرف کرین یہہ تو ...
جہوٹا ہے خدا کیطرف وہابی کے نام کی مطلق نسبت نہین یہہ عبدالوہاب کے طرف نسبت
ہے ورنہ جیسے کسی نے نقل کی وہ لفظ ہو کہ عادات بہی ویسے ہی معلوم دیتے ہین جیسے
ناقلان فسانہ عجیب اور حکایان قصص غریب اسطرح بیان کرتے ہین کہ ایک مغل تہا
اوسنے ایک لونڈی خریدی کم عمر اور نہایت حسین مغل کا ارادہ ہوا کہ بعد بلوغ اوسکو
استعمال مین لاوے اس زمان مین اوسکو سفر درپیش آیا مغل لونڈی کو گہر پر چہوڑ
گیا اور اپنی بی بی سے خوب تاکید کر گیا کہ اوسکو کہین باہر مت جانے دینا کہ خراب
صحبت مین بگڑ نہ جاوے اور پڑوس مین بہی تاکید کر گیا کہ بہائی ذرا نگاہ رکہنا کہین
بد صحبت مین نجای چنانچہ مغل تو رخصت ہوا لونڈی پیچہے کبہی کبہی بازار کو کچہہ لینے
جاتی تہی اور مغل کو بہت روز گذر گئے وہ لونڈی بلوغ پر آگئی اور کسی یار سے ...

تو اب بازار مین دیر کرنے لگی اور بی بی جی پوچھتی کہ مردار اب تو اتنی دیر بازار مین کیون
لگاتی ہی کہین یار تو نہین کر لیا جو میرا چونڈا اغل سے منڈوا دوسے تو باندی جواب دیتی
واہ بی تم کیا کہتی ہو یہان تک کہ اوسکا راز کچھہ کچھہ فاش ہونے لگا اور جب اوس سے
کہا جاتا تو وہ یہی کہتی واہ بی تم مجکو عیب لگاتی ہو بس جب کہ لونڈی کو پیٹ حرام
سے رہگیا اور کچھہ آثار ظاہر ہوے تب بی بی نے بالکل اوسکو بازار جانے سے روکا اور
جب اوسکی پوچھتے کہ اگر تو سچی ہی ہے تو یہہ کیا ہی تیرا پیٹ تو وہ کہتی واہ بی تم آپسے ہی مجکو چھیڑتی ہو
یہان تک کہ پڑوس مین اوسکی چرچہ ہوئی جو عورت پڑوس کی آتی وہ کہتی واہ بی
کہان ہے واہ بی کیا کرتی ہین اور وہ لونڈی یہی کہا جاتی اور یہی کہتی واہ بی
تمنے مجھے کیا مقرر کیا ہے جو ہر وقت کی ہنسی مقرر کی ہی حاصل کلام جب نو مہینے
پورے ہوے اور لونڈی کے لڑکا پیدا ہوا تو ہر طرف غل شور عورتون مین پڑا کہ
لو واہ بی واہ بی ہو رہی تھی سو آج واہ بی خود موجود ہوے پس اوس لڑکے کا نام
واہ بی پڑ گیا اس دنیا مین اول پہلی یہہ اوس واہ بی کا کثرت استعمال سے وہابی ہوگیا ہی کیونکہ
جو خدا کے نام سے منسوب ہوئے تو کچھہ تو تعلق خدا کے ساتھہ ہوتا شریفونکا یہہ کام نہین کہ ایسے
جناب پاک مین گستاخی کرین جیسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین وہابی لفظ
بیجا بولتے ہین خدا ہدایت دیوے **نظم** اسم اللہ جو کہ ہے وہاب + اوس سے
ہرگز نہین وہابی ہین یہہ تو ولد الزنا ہین اور گستاخ + یہہ وہابی نہین ہین واہ بی ہین
اصل باندی سے ہیگی انکی نسل + نصف ترکی ہین نصف تازی ہین + چنانچہ ایک
استفتا قریب تین برس کا لکھا ہوا جناب سراج الاسلام صاحب امام جامع مسجد کے پاس ہے
کرم خوردہ اوسکے نقل بھی مناسب ہوا کہ اسمین چھپ جاوے کہ تا اہل اسلام سنت جماعت
صحیح ہو جاوے کہ یہہ گروہ گمراہ ہی اور اصلی استفتا جسکا جی چاہے امام صاحب کے پاس سے دیکھہ جاوے

استفتا

شخص صراحۃً یا کنایۃً سرور کائنات اشرف مخلوقات حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کی اہانت کرے یا کہے کہ شفاعت کچھہ حضرت پر موقوف نہین خدا جسکو چاہیگا بخش
دیگا اور اگر حضرت کو اختیار شفاعت کا تہا تو اپنے چچا ابو لہب وغیرہ کی شفاعت کیون نہ کی

یا اہانت اولیاء اللہ کی مثل شہنشاہ اولیا سلطان الاصفیا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ الاصفے اور حضرت
خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ العزیز اور حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی
قدس اللہ سرہ الاصفے کے کرے یا دلائل الخیرات پڑہنے کو بُرا اور مکروہ اور درود مستغاث
اور اوراد فتحیہ پڑہنے کو ترک جاننے یا پنج آیت پڑہنے کو گناہ کبیرہ اور سیوم اور چہارم
مین قرآن شریف پڑہنے کو بُرا جانے اور محفل مولود شریف کو بُرا جاننے یا استعانت
کو اولیاء اللہ سے علی الاطلاق شرک کہے یا بادشاہ اہل اسلام کو کافر کہے یا جن
مولویون کو ۱۳۰۲ ہجری مین علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً نے بدمذہب
سمجھکر مکہ شریف سے نکلوا دیا ہوا پیشوا جانے وہ شخص اہل سنت کے نزدیک
مذہب اور وہابی ہے یا کیا بینوا توجروا

الجواب

اہانت کرنے والا حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا کافر مرتد ہے
اور حکم اوسکا قتل ہے شفاء قاضی عیاض مین ہی اعلم وفقنا اللہ وایاک ان جمیع
من سب النبی صلے اللہ علیہ وسلم او عابہ او الحق بہ نقصا فی نفسہ او دینہ او خصلۃ من
خصالہ او عرض بہ او شبہہ بشئی علی طریق السب لہ او الازراء علیہ او التصغیر لشأنہ
او الغض منہ او العیب لہ فہو ساب لہ والحکم فیہ حکم الساب یقتل ترجمہ
سب لوگ جو گالی دیوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یا عیب لگاوے اون کو
یا کچہہ نقصان ان کی ذات خاص مین یا نسب مین یا دین مین یا کسی خصلت مین
ان کے خصلتون مین سے نکالے یا تعریض کہے ان کے ساتہہ یا تشبیہ دے
آپکو ساتہ کسی چیز کے بطریق گالی دینے آپ کے یا عیب لگانیکے آپ پر یا آپکی
شان کو چہوٹا جانکر یا عیب لگاکر آپکو یہہ سب گالی دینے والے ہین اور حکم اونمین
حکم گالی دینے والیکا ہے قتل کیا جائیگا بہر للما ہی کہ قال محمد بن سحنون
اجمع العلماء ان شاتم النبی صلے اللہ علیہ وسلم والمتنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب
اللہ لہ وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر ترجمہ محمد بن سحنون
نے اجماع کیا علماء نے اسبات پر کہ گالی دینے والے نقصان لگانے والا حضرت کا کافر ہی

اور اوسپر عذاب وعید کا جاری ہی اور حکم اوسکا امت کے نزدیک قتل ہی اور اوسکا
عذاب وکفر مین جو شخص شک کرے تحقیق وہ شخص کافر ہے اور یہہ بات کہنی کہ
شفاعت حضرت پر موقوف نہین خدا جسے چاہیگا شفیع کر دیگا اگر مراد اسی شفاعت
صغری سے ہی تو بلا شک حضرت پر موقوف نہین بلکہ بعد شفاعت حضرت کے شفاعت
صغری باب بیٹے اور شاگرد اوستاد اور برادران دینی ہین ہوگی اور اگر مراد شفاعت
کبری ہی تو خلاف اجماع اہل سنت وجماعت بلکہ خلاف حدیث کے ہی شفا مین حدیث
طویل روایت کی ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ جب قیامت کے دن آفتاب قریب ہوگا
اور خلقت عاجز ہو جاویگی لوگ حضرت آدم علیہ السلام پاس اور پھر انبیا پاس واسطے
شفاعت حاضر ہونگی اور سب انبیا نفسی پکار ینگے اور کہینگے کہ ہم اس کام کے
لائق نہین اور ایک دوسرے پر حوالہ کرینگے یہان تک کہ حضرت عیسی علی نبینا
وعلیہ السلام پر نوبت پوہنچیگی حضرت بہی وہی عذر کرکے حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر حوالہ کرینگے تب لوگ حضور مین حاضر ہون گے حضور اعلے
فرما دینگے مین اس کام کے واسطے ہون اور آپ شفاعت پر متوجہ ہون گے
انتہی اب جو خلاف اس حدیث کے اور اجماع اہل سنت وجماعت کے کوئی بد مذہب
کہے کہ شفاعت حضرت پر موقوف نہین حاشا ثم حاشا وہ شخص اہل سنت وجماعت
سے نہین بلکہ بد مذہب اور دشمن اہل سنت وجماعت کا ہے اور یہہ کلام کہ اگر آپکو
اختیار ہوتا تو ابولہب وغیرہ کی شفاعت کرتے محض جہالت ہی کہ شفاعت مسلمانون
کے واسطے ہی نہ کافرون کے لئے جن اولیاء اللہ کی ولایت بتواتر ثابت ہی مثل
حنبل اولیا شہنشاہ اصفیا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اور اور اولیاء کے
اونکی ولایت کا انکار کرنا اونکی اہانت کرنی بڑا سوء اعظم اور بدعت سیئہ ہے دلائل الخیرات
پڑہنے کو مکروہ اور درود مستغاث پڑہنے کو شرک کہنا غایت بد مذہبی ہے کیون کہ
دلائل الخیرات مین بہت سے درود جو احادیث مین آئے ہین اور جو سوای احادیث
کے ہین جمع کئے ہین اور درود مستغاث ایک درود طویل مشتمل اور بہ استغاثہ کے حضرت
سے ہے اور شرح اذکار امام نووی مین ہی ولا فرق بین ذکر التوسل والاستغاثہ والتشفع
والتوجہ بہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اور نہین فرق ذکر توسل اور استغاثہ یعنے
مدد مانگنیکی اور شفاعت چاہنے کی اور اون کے ذریعہ سے متوجہ ہونے کی اور مواہب

لدنیہ مین ہی وینبغی للزائر ان یکثر من الدعاء والتضرع والاستغاثۃ والتشفع والتوسل بہ صلی اللہ علیہ وسلم فجدیر من استشفع بہ ان یشفعہ اللہ واعلم ان الاستغاثۃ طلب الغوث فالمستغیث یطلب من المستغاث لہ ان یحصل الغوث منہ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ زائر کو چاہیئے کہ بہت دعا مانگے آپ سے مدد چاہے اور استغاثہ کرے پس مکروہ اور شرک کہنا ان درودونکا ہرگز مسلمان کا کام نہین کیونکہ بعض درود دلائل الخیرات کے احادیث صحاح سے مروی ہین تو گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو فعل مکروہ کا حکم دیا اور اوراد فتحیہ کے پڑہنے والیکو مشرک کہنا سوای کفر کے اور کیا کہا جاوے کیونکہ وہ دعا بتمامہ مشتمل ہے اوپر تسبیح اور تہلیل اور تکبیر اور دعا کے پس جب ان اشیا کو شرک ٹہرایا تو ہوا کفر کے اور کس لفظ کا اطلاق کیا جاے پنج آیۃ کا پڑہنا اگرچہ ملدر اول مین نہتا مگر جواب اسطرح کے پڑہنیکا اتفاق فی علوم القرآن تصنیف امام جلال الدین سیوطی سے نکلتا ہے اور بالفرض اگر قرآن شریف کا پڑہنا موجب ثواب کا نہو تو گناہ کبیرہ اور موجب عذاب کیونکر ہوا علی ہذا القیاس چہلم اور رسوم مین پڑہنا محفل مولود شریف اگرچہ قرون ثلثہ مین نہ تہی لیکن جب سے شروع ہوا علما برابر پسند کرتے رہے مثل حافظ ابی السخاوی اور حافظ ابن جزری مصنف حصن حصین اور ابن جوزی محدث اور حافظ ابن عماد الدین کثیر اور شیخ ابو الخطاب اور حافظ ابو شامہ امام نووی کے اوستاد اور علامہ ابن ظفر اور امام ابن حجر اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور بہت علما پس برا جاننا اس قبل کا بدگمانی ہی علماء امت مرحومہ کے ساتہہ اور استعانت کو علی الاطلاق شرک کہنا غایت بد دینی ہے البتہ استعانت بالاستقلال اسطرح سے کہ کسی ولی کو متصرف اور قادر جانے کہ بغیر اللہ کے رجوع کئے اور بدون اللہ سے مانگے وہ ولی دیتا ہے ممنوع ہی اور اسیطرح سے کہنا یا الہی ببرکت فلانے بزرگ کے میری حاجت پوری کردے یا یون کہے کہ ای حضرت تم میرے حق مین جناب باری سے دعا کرو اور دینے والا حاجت کا اللہ تعالی کو جانے اور ولی کو وسیلہ اسکو آج تک سوای چند بدمذہب تابیون کے کسی عالم اگلے پچہلے نے منع نہین کیا بلکہ صحابہ کرام خود کرتے تہے ابن عبد اللہ نے استیعاب مین روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کی حکومت مین بصرہ مین حضرت

نابغہ جعدی صحابی رضی اللہ عنہ کے ایک کیفیت جرانکے مقدمہ مین کوڑے لگے نابغہ جعدی نے اسوقت چند اشعار کہے اور پڑھے ایک اونمین سے یہ شعر ہے **شعر**

فیا قبر النبي وصاحبیه + الا یا غوثنا لو تسمعونا **ترجمہ**

ای قبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اون کے دونون یارون کے ای مددگار ہمارے اگر ہماری سنلیو ہم حضرت کے مزار منور اور شیخین کے مزار مطہر سے مدد چاہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح عربی مشکوۃ کے باب زیارۃ القبور مین لکھتے ہین **قال الامام الشافعي قبر الامام موسى الكاظم ترياق مجرب للاجابة وقال حجة الاسلام محمد الغزالي كل من يستمد به في حيوته يستمد به بعد وفاته** **ترجمہ** کہا امام شافعی نے قبر امام موسی کاظم کے تریاق مجرب ہی واسطے قبول ہونے دعا کے اور کہا حجۃ الاسلام امام محمد غزالی نے جسسے زندگی مین مدد مانگی جاتی ہے اوس سے بعد وفات مدد مانگی جاتی ہے اور شرح اذکار امام نووی مین ہی **ولا فرق بين ذكر التوسل والاستعانة والتشفع والتوجه به صلى الله عليه وسلم وكذا الغيره من الانبياء والاولياء** **ترجمہ** نہین فرق ذکر توسل اور استعانت اور تشفع اور توجہ کے بذریعہ حضرت کے صلے اللہ علیہ وسلم اور ایسہی ہی انکی سوا اور انبیا اور ایسہی ہے اولیا اور فتاوی عالمگیری باب زیارت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین خود عادات سلام کے اور شیخین رضی اللہ عنہما کے لکھی ہے ماحصل اوسکا یہہ ہے کہ سلام تم دونو پر آئے پاس سونیوالو حضرت کے اور وزیرا ور مشیرا ور مددگار اور قایم تہا موحضرت کے ہم تمہارے پاس آئے ہین تم دونونکو وسیلہ گردانتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف کہ ہماری سفارش ہین الی آخرہ اور فتاوی خیریہ مین کہ کتاب معتمد ہے لکہا ہی **واما قوله يا شيخ عبد القادر هو نداء واذا أضيف اليه شيئا لله فهو طلب شيء اكراما لله تعالى فما الموجب للحرمة** **ترجمہ**

لیکن قول اوسکا یا شیخ عبد القادر بس وہ ندا ہے یعنے پکارنا اور جب اوسمین شیئا للہ بڑہایا گیا تو ایک چیز مانگنی ہے کہ اللہ نے اونکو اکرام کیا ہے بس اس لفظ کیے حرام ہونیکا کیا سبب ہے فقط فعل استعانت صحابہ سے لیکر اسوقت تک چلا آیا ہے جو کوئی علی الاطلاق استعانت کو شرک کہے غور کیا چاہیئے کہ یہہ شرک کہان تک پہونچتا ہی

اور شرک کہنے والونکو کہان تک پوہنچتا ہی کافر کہنا کسی مسلمان کا خاص کرکے
کہ فلان شخص کافر ہے خواہ بادشاہ ہو خواہ رعیت جایز نہین جن مولویونکو علماء
حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً نے بعد ثابت کرنے اونکی بدمذہبی کے
ازروی قواعد شرع شریف کے فتوی دیکر مکہ شریفہ سے نکلوادیا اور اب تک وہ لوگ
اوسی عقیدہ فاسدہ پر قایم ہین یا اور اون کے ہم مذہب جو ملک عرب شریف کو نہین
گئے مگر عقاید مین اون کے مشابہ اور موافق ہین خواہ اونکو کسی شہر سے نکالا ہو
یا نہین جو ایسے بدمذہبونکو اپنا مقتدی اور پیشوا بناوے وہ بھی اون کے مثل بدمذہب ہی
اللہ تعالی سب مسلمانون کو ایسے فتنون سے محفوظ رکھے آمین ۞ لکھنے والا امیر حبیب انکا
کمترین طالب علمان فیض احمد بداونی عرض کرتا ہی کہ مین اپنے علم وعمل سے حقیقت
حدیث سے واقف ہون کہان مین اور کہان فتوی لکہنا مگر بارشاد مکرم حضرت زبدۃ
السالکین قدوۃ العارفین سیدی سندی جناب سید حکیم نور الدین صاحب اکبرابادی
دامت افاداتہ کے مجبورانہ یہہ سطرین بقدر اپنے علم اور استعداد کے لکھین ہین مگر
دیکھنے والے حق اور موافق کتاب تصور فرماوین تو اپنی مہر اور دستخط سے مزین
فرماوین اور جو کچھ غلطی اس گندہ ذہن ناشستہ رو کی دیکھین تو حسبۃً للہ اوسکے
اظہار سے اور اطلاع مین دریغ نفرماوین فان العہدہ علیہم فقط لا ریب فیہ

محمد عبد الحمید [illegible]

اجاب فانہ لقد اصاب حررہ العبد الذلیل الآثم المدعو بمحمد امیر اللہ جعل اللہ آخرہ خیرا من اولاہا آخرہ

جو شخص کوئی کلمہ استخفاف کا نسبت عالیجناب حضرت سید الانبیاء والمرسلین ملاذ الاولین
والآخرین علیہ افضل صلوات المصلین واکمل تسلیمات المسلمین صراحۃً یا کنایۃً عمداً یا سہواً
جان بوجھ کے یا باقتضای جہالت اور بیجلی یا بسبب انکاری حاصل کے بوجہ من الوجوہ
زبان سے نکالے یا نکالنا چاہے وہ کافر مرتد ہے یقیناً اور جو شخص اوسکے کفر مین
تردد کرے وہ کافر ہے اور جو شخص علماء اہل سنت کو اور حضرات اولیا کو برا جانے
اور برا کہے یا بادشاہ اہل اسلام کو برا جانے یا دلایل الخیرات وبردہ و مستغاث اور
اوراد فتحیہ پڑھنے کو یا محفل مولود شریف کو برا جانے وہ شخص کافر اور مرتد ہے
بلا شبہہ فرقہ مستحدثہ وہابیہ کہ پیرو اون مولویون کے ہین کہ اونہون نے مذہب انکا
بیان رائج کیا ہی سب کافر اور مرتد ہین ۞ الراقم محمد فضل حق ختم اللہ بالخیر

محمد فضل حق

محمد عبد الحق

غلام حسین ۱۲۶۹

حمد من انشاء

مدرس مدرسہ رامپور

قاضی لطف الحق ۱۲۹۶

محمد عبد العلیم

محمد شاہ ولد محمد یوسف

سید احمد مدرس

نور النبی مدرس

محمد طہور صحو ۱۲۸۴

فوز اللہ

از سرخی مولوی وجیہہ الدین
من اہان الانبیاء فقد کفر ولا
یقبل توبتہ

محمد حبیب اللہ عفی عنہ در تمامی کتب
مسطور ہست من اہان الانبیاء وکفر
ولا یقبل توبتہ ابدا

از سرخی حافظ فخر اللہ
محمد یعقوب عفی عنہ

۱۲۶۲
محمد حسن علی

محمد فتح اللہ لاہوری

شرع مقبول قاضی رسول
شہر خدا غنایت امپور

از دستخط سکین
عنبر اللہ

اعلان

گروہ اہل حق سنت جماعت پر واضح ہو کہ زیارت قبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
عام قبور مسلمین کیطرح مستحب نہین ہے اور جو مستحب کہے اوسکا قول ضعیف
اور مرجوح ہے کیونکہ وہ زیارت حضرت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین
رحمت للعالمین کی ہے سائر مقابر سے فاضل تر ہی یعنے جیسے آپکی ذات
اشرف المخلوقات ہے اسیطرح آپ کی زیارت بھی افضل الزیارات ہی
اسی واسطے بعض علما نے قریب واجب اور بعض نے واجب لکھا ہے اور افضل
طاعات اور زیادہ تر ثواب مین سے ہے اور جو کہ حدیث شریف سے
لاتتخذوا قبری عیدا + اسطرح پر وہان کوئی فعل اتخاذ عید وغیرہ منہیات
مین سے نہین ہوتا سب طریق مسنون اور احسن ہوتے ہین اللہ تعالے نے
حضرت کے قبر کو اتخاذ عید سے بچایا ہی وہان کوئی بدعت بدنہین ہوتی

پس کتاب اتمام الحجۃ مین جو اکیس حدیثین بعضے صحیح بعض حسن وجوب زیارت مین ہین
اون سبکو صارم منکی کی عبارت سے جھٹلا یا ہے اوسکو درست مت جانو وہ
جھوٹ ہے وہ کتاب مخالف اجماع ہی اوسکی سند نہین سنت جماعت کے
مذہب کی وہ کتاب نہین زیارت سے مت باز رہو کہ سعادت دارین ہے
اللہ تعالی سب بہائی اہل سنت جماعت کو شوق زیارت دے آمین تمت

الطواف والسعی علی التمام والکمال

جو کہ اس کتاب مین آداب زیارت قبر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم درج ہوا
اب مناسب ہوا کہ دعا طواف وسعی بہی لکھی جاوین تا کہ بھائی مسلمانون کو فائدہ
ہو اور حج کو جاوین تو طواف اور سعی کی دعائین یاد ہین معلم کے محتاج نہون

اول دعا بیت اللہ کے قریب جاکر پڑہے کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھم انت السلام ومنک السلام والیک یعود السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا الجنۃ دار السلام تبارکت وتعالیت یاذا الجلال والاکرام اللّٰھم زد بیتک ھذا تشریفا وتکریما وتعظیما ومھابۃ ورفعۃ وبرا وزد یا اللہ من شرفہ وکرمہ وعظمہ ممن حجہ او اعتمرہ تشریفا وتکریما وتعظیما ومھابۃ ورفعۃ وبرا واذا دخل من باب بنی شیبہ

جب دروازہ شیبہ کے اندر قدم رکہے تب پڑہے

یقول رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ٭ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ٭ ولا یزید الظلمین الا خسارا ٭

نیت الطواف حجر اسود کے سامنے کھڑا ہو کر نیت طواف اسطرح کرے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ طَوَافَ الْعُمْرَةِ
وَالْاِفَاضَةِ اَوِ النَّفْلِ اَوْ مَ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پھر اپنے دائیں طرف سے طواف شروع کرے اور یہ پڑھتا جاوے سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالرِّضٰی وَالْعَفَافَةَ وَالْغِنٰی اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا
بِكَ وَتَصْدِیْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اَلشَّوْطُ الثَّانِیْ دوسری طواف میں یہ پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ
عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ یَا اللّٰهُ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا
عَلَی النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ
الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ
مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ وَحَبِیْبُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اَلشَّوْطُ الثَّالِثُ تیسری طواف میں یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا
مَبْرُوْرًا وَسَعْیًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَعَمَلًا صَالِحًا مَقْبُوْلًا وَتِجَارَةً
لَنْ تَبُوْرَ یَا نُوْرَ النُّوْرِ اَخْرِجْنِیْ اَنَا وَوَالِدَیَّ وَوَالِدَیْهِ وَوَالِدَیَّ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ
اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اَلشَّوْطُ الرَّابِعُ چوتھے طواف میں یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ
تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِیْ
مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِیْئَةً مَرِیْئَةً
لَا اَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا
وَكَرِّهْ اِلَیْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ ۵
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِیْمَهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ اَلشَّوْطُ الْخَامِسُ پانچویں
طواف میں اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَیْنَا حُقُوْقًا كَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ وَحُقُوْقًا
كَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا فَاغْفِرْهُ لِیْ وَمَا
كَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَا

من معصيتك وبغضبك عنه من سوالك يا واسع المغفرة اللهم اني
اسألك يا الله العفو والعافية في الدين والدنيا والآخرة والعون
بالجنة والنجاة من النار يا عزيز يا غفار يا رب العالمين الشوط
السادس عنده خوف من اللهم اني اسألك ايمانا كاملا ويقينا
صادقا ورزقا واسعا وقلبا خاشعا ولسانا ذاكرا وحلالا طيبا
وتوبة نصوحا وتوبة قبل الموت وراحة عند الموت ومغفرة و
رحمة بعد الموت [illegible] وعند الحساب والفوز بالجنة والنجاة من
النار يا عزيز يا غفار رب قنعني بما رزقتني وبارك لي فيما اعطيتني
واخلف على كل غائبة لي منك بخير رب زدني علما والحقني بالصالحين
يا رب العالمين الشوط السابع ساترين طواف بين يدي اللهم ان بيتك
عظيم ووجهك كريم وانت يا الله حليم كريم تحب العفو فا
عف عني اللهم اني اسألك حسن اليقين والسلامة في الدين والعافية في
البدن والصحة في الجسد والنور في البصر والفوز بالجنة والنجاة من النار
يا عزيز يا غفار رب زدني علما والحقني بالصالحين يا رب العالمين
الفاتحة دعاء الركن اللهم يا رب البيت العتيق اعتق يا الله
رقابنا ورقاب آبائنا وامهاتنا واخواننا واولادنا من النار يا ذا الجود
والكرم والفضل والمن والعطاء والاحسان اللهم احسن عاقبتنا في الامور
كلها واجرنا من خزي الدنيا وعذاب الآخرة يا رب العالمين الفاتحة
دعاء الملتزم اللهم اني عبدك وابن عبدك واقف تحت بابك
ملتزم باعتابك متذلل بين يديك ارجوا رحمتك واخشى عذابك
من النار يا حنان يا منان يا قديم الاحسان اللهم اني اسألك ان
ترفع ذكري وتضع وزري وتصلح امري وتطهر قلبي وتنور لي في
قبري وتغفر لي ذنبي واسألك الدرجات العلى من الجنة يا رب
العالمين الفاتحة دعاء المقام اللهم صل على نبيك المصطفى ورسولك
المرتضى وحبيبك على وجه الثناء اسألك يا الله ان تطهر قلوبنا من كل
هم وغم يبعدنا عن مشاهدتك ومحبتك وامتنا يا الله على السنة

والجماعة والشوق الى لقائك باذا الجلال والاكرام وصلى الله على سيدنا
محمد وعلى اله وصحبه وسلم دعاء الحجر اللهم نور بالعلم قلبي واستعمل
بطاعتك بدني وخلص من الفتن سري واشغل بالاعتبار فكري وقني
يا الله شر وساوس الشيطان واجرني منه يا رحمن حتى لا يكون له علينا سلطانا
ربنا اننا امنا فاغفر لنا ذنوبنا وقنا عذاب النار يا رب العلمين القائم واذا
خرج من باب الصفا يقول ابدئ بما بدأ الله به ان الصفا والمروة من شعائر الله
فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما ومن تطوع خيرا
فان الله شاكر عليم نية الفعل اللهم اني اريد ان اسعى ما بين الصفا والمروة سبعة
اشواط سعي العمرة او الحج لله تعالى عز وجل بسم الله الله اكبر الله اكبر الله اكبر
لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد الله اكبر كبيرا والحمد لله حمدا كثيرا وسبحان الله
العظيم وبحمده الكريم بكرة واصيلا ومن الليل فاسجد له وسبحه ليلا طويلا
لا اله الا الله رب اغفر وارحم واعف وتكرم وتجاوز عما تعلم انك تعلم ما لا
نعلم انك انت الله العزيز الاعز الجليل الاجل الكريم الاكرم العظيم الاعظم
الرحيم الرحمن الحليم الستار مالك الملك ذو الجلال والاكرام ذي الطول
والانعام لا اله الا الله وحده صدق وعده ونصر عبده واعز جنده
وهزم الاحزاب وحده لا شيء قبله ولا شيء بعده يحيي ويميت وهو
حي دائم لا يموت ولا يموت ابدا بيده الخير واليه المصير وهو على
كل شيء قدير لا اله الا الله الحليم الستار لا اله الا الله ليلا ونهارا لا اله
الا الله عشية وابكارا لا اله الا الله حقا حقا لا اله الا الله ايمانا وصدقا
لا اله الا الله بعيدا وقريبا لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه مخلصين له الدين
ولو كره الكافرون لا اله الا الله الواحد الاحد لا اله الا الله الفرد الصمد
الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له
شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا لا اله الا الله الجاعل
من الشجر الاخضر نارا لا اله الا الله المعبود في كل مكان لا اله الا الله المذكور بكل لسان لا اله الا
الله اللهم استعملني بسنة نبيك وحبيبك محمد صلى الله عليه وسلم واعذني من مضلات
الفتن ما ظهر منها وما بطن واعذني من الشيطان الرجيم واجرني منه يا رحيم يا رحمن

لا يكون له علينا سلطان لا اله الا الله يا خفي الالطاف نجنا من النار سالمين غانمين
فرحين مستبشرين مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين
وحسن اولئك رفيقا ذلك الفضل من الله وكفى بالله عليما لا اله الا الله والحمد لله حمدا
عاليات الحمد لله حمد الشاكرين الحمد لله حمد الذاكرين الحمد لله حمد العابدين الحمد لله
حمد العباد الحمد لله حمد المتصدقين الحمد لله حمد التائبين الحمد لله
حمد الراكعين الحمد لله حمد الساجدين الحمد لله حمد الصائمين الحمد لله الذي هدانا لهذا
وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله لا اله الا الله سبحانك ما عبدناك حق عبادتك
يا معبود لا اله الا الله سبحانك ما حمدناك حق حمدك يا محمود لا اله الا الله ما شكرناك
حق شكرك يا مشكور لا اله الا الله سبحانك ما قصدناك حق قصدك يا مقصود
لا اله الا انت الملك لا شريك لك الفرد لا ند لك كل شيء هالك الا وجهك
لن يطاع الا باذنك ولن تعصى الا بعلمك لا اله الا الله اللهم انك قلت وقولك
حق ووعدك حق وانت الحق حق كل شيء كتابك المنزل على لسان
نبيك المرسل ادعوني استجب لكم دعوناك ربنا استجب لنا كما وعدتنا ولا
تخزنا يوم القيمة انك لا تخلف الميعاد لا اله الا الله ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا
وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب لا اله الا الله ربنا انك جامع الناس
ليوم لا ريب فيه ان الله لا يخلف الميعاد لا اله الا الله ربنا انك من تدخل النار فقد
اخزيته وما للظالمين من انصار ربنا اننا سمعنا مناديا ينادي للايمان ان امنوا
بربكم فامنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وتوفنا وكفر عنا سيئاتنا وتوفنا مع الابرار
رب اغفر وارحم وانت خير الراحمين

دعا آخر السعي

اللهم ربنا تقبل منا مواقفنا
وسعينا وحجنا وعمرتنا وصلاتنا وزكوتنا وركوعنا وسجودنا وتقبل
يا الله منا القليل وسامحنا في الكثير ولا تؤاخذنا يا مولانا بالتقصير انك على
كل شيء قدير يا نعم المولى ويا نعم النصير ولا حول ولا قوة الا بالله العلي
العظيم ۞ والحمد لله رب العالمين ۔ تمام السعي

یہ دعائیں طواف اور سعی کی بیان لکھی گئیں اور کل طریق حج کا بیشتر میں اپنی کتاب
انوار محمدی میں لکھ چکا ہوں اور اوس کتاب میں بیان جملہ فرقہ ہای اسلامیہ مع اختلاف
آن ہا و سوال و جواب با سنت جماعت بہ نص قرآنی مع دیگر فواید بسیار مسائل

ضروری صوم وصلوٰۃ وحج وزکوٰۃ وغیرہ درج ہین بھائی سنت جماعتون کو چاہیئے کہ وہ عمل
اور یہہ کتاب ضرور اپنی پاس رکھین کہ سعادت دارین حاصل ہو اب مناسب ہوا
کہ تھوڑا حال عبادات حسنہ دوازدہ ماہ کا کہ بجای اوسکے رسومات سیہ ہوتے ہین
لکھا جاوی کہ تا بھائی سنت جماعت رسوم بد سے بچین اور عبادات حسنہ بجالاوین
کہ دوزخ سے نجات پاوین اور بہشت برین مین آرام کرین واضح ہو کہ اللہ تعالے
فرماتا ہی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا
اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۵ ترجمہ
ای ایمان والو جب اذان دی جاوی واسطے نماز دن جمعہ کے پس دوڑو طرف ذکر اللہ
کے اور چھوڑو خرید و فروخت یہہ بہتر ہے واسطے تمہاری اگر تم ہو جاننے والے
فائدہ یعنے جتنے احکام الٰہی فرض ہین جسوقت اون کے ادا کرنیکا وقت آوے
فوراً ادا کرین دیر نکرین دنیا کا کیسا ہی کام ہو اوسکا دریغ نکرین کہ دنیا کا نفع فانی
ہے اور عقبیٰ کا نفع باقی یہہ تو ادا ہی فرض کیا واسطے اللہ تعالی نے تاکید فرمائی
اب آگے علحدہ عبادت اور ذکر کی اللہ تعالی رغبت دلاتا ہی فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ
فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۱۰ پس جب ادا کرچکو نماز پس پھیل جاؤ زمین مین اور تلاش کرو فضل اللہ کا
اور یاد کرو خدا کو بہت + شاید کہ تم فلاح پانیوالی ہو فائدہ یعنے جو کام اللہ تعالی نے
فرض کردیا اوسکا ادا کرنا تو فوراً چاہیئے جب اوسکا وقت آوے مثلاً جب نماز کا وقت
آوے فوراً اول وقت ادا کرو جب مال کو سال گذر جاوے اور زکوٰۃ کے لایق ہو فوراً زکوٰۃ دو
جب حج کرنیکے موافق خرچ ہو فوراً حج کرو جب ماہ رمضان آوے فوراً روزہ رکھو سب
کل فرایض تو بلا تساہل گذارو علاوہ فرض کے اور وقتکو بھی غفلت مین مت جانے دو
اپنا خرید و فروخت لین دین نوکری چاکری اور جو کاروبار جسطرح پر کہ جایز
اور خداکو پسند ہو + کرو نافرمانیسے بچو اور کوئی دم یاد الٰہی سے خالی نجانے دو
اور جو سال بھر مین رسومات سیئہ ہوتے ہین وہ اصل مین عبادات حسنہ کے
دن ہین پس معلوم کرو کہ اسلام کے عید کو ایسا نہ سمجھنا چاہیئے
جیسے کفارون کا جشن اور میلہ کیونکہ اسلام معظم و مکرم ہے
اسواسطے اوسکی عید بھی عبادت سے خالی نہین ہے اور
عبادات دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو بدنیہ اور ایک مالیہ پس جو کام

کرے ایک اِن دو امر دینی سے خالی نہو یا تو بدنیہ عبادت پائی جاوے یا مالیہ کام
شادی غمی خرید فروخت مین اِسکا لحاظ رہی پس اگر ان دو امر مین سے جس کام مین
ایک نپایا جاوے وہ خدا کو پسند نہین اِسیواسطے ہر ماہ کی عبادت حسنہ کا خلاصہ
لکھا جاتا ہی کہ وہ کیا عبادت ہین اور تم کیا کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اوسکا
فضل تلاش کرنا تھا نہ کہ بجای اوسکے نافرمانی خدا مین مبتلا ہوتی ہو پس سوم چہلم مین
قرآن شریف پڑہنا واسطے ثواب پونہچانی میت کے یا مجلس میلاد کرنا یا ذکر
شہادتین کرنا اِن دنون مین بہوکون کو کھلانا اور ورد وظایف کثرت نوافل
کثرت درود اور اذکار الٰہی کرنا یہہ سب وابتغوا من فضل اللہ مین ہین اور پہول
اوٹھانا تعزیہ بنانا ناچ کرنا ڈہول تاشہ بجانا کھیل تماشہ میلا کرنا یہہ بیجا ہے
اور اِن سبکی تشریح مین نے کتاب انوار محمدی مین کردی ہی کہ اول کے
فعلون مین عبادت بدنیہ اور مالیہ پائی جاتی ہی اور دوسرے مین دونو امر مین سے
ایک نہین پایا جاتا اِس سے بجز ایسی ہی سال بہر کی عبادات ہین اول معلوم کرو کہ اسلام
کی دو عیدین ہین ایک بعد رمضان شریف اور ایک بعد حج کے جسے یہان بقرعید
کہتے ہین اور آٹھوین دن جمعہ کی عید ہی علاوہ اسکے اور جو کچھہ سال بہر مین ہوتا ہی
اوسمین سے اکثر عبادات حسنہ ہین جکے عوض مین رسومات سیئہ ہونے لگین جیسے شروع
سال محرم سے ہوا تو کتاب ریاحین مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ جو شخص پڑہے اول شب محرم مین آٹھہ رکعت نماز اور ہر رکعت مین دس بار سورہ
اخلاص شفاعت ہوا وسکی اور اوسکے گہروالونکی اگرچہ واجب ہوئی ہوا ون پر آگ
جکے عوض یہان چاند دیکھے تاشہ بجتے ہین پہر روایت ہی جو کوئی محرم مین پہلے
روز پڑہی دو رکعت نماز اور بعد سلام کے ہاتھہ اوٹھا کر کہے تین بار اللّٰہم انت الاّبد
القدیم وھذہ سنۃ جدیدۃ اسئلک فیھا العصمۃ من الشیطان والعون
علی النفس الامارۃ بالسوء واسئلک الاشتغال بما تقربنی الیک یا کریم
یا ذا الجلال والاکرام ۵ خدا تعالیٰ اوسپر فرشتہ موکل کرے کہ وہ مدد کرے اسکے
کام نیک مین اور کہے شیطان آہ ناامید ہوا مین اس سے تمام سال کو اوسکے بجائے یہان
تعزیہ کا بندوبست ہوتا ہی پہر برابر نو روزون کو روزہ اور رات کو عبادت الٰہی مین
مشغول رہی جسکے عوض یہان عید سے بہی زیادہ خوشی اور میلہ اور کہانا پینا

اور جشن ہی مناسب تو یہہ تہا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا حال شہادت کا سُنتے
کہ دیکہو شرع پر کیسے قایم رہی کہ جان تک دیدی لیکن فاسقوں کا کہنا نکیا آپ بہی
ایسے خدا و رسول کے کہنے پر مضبوط رہتے کبہی خلاف شرع کام نکرتے اور دکہہ مصیبت
اور کوئی بلا جو آتی تو صابر اور شاکر رہتے اور امام حسین علیہ السلام کے حال کو یاد کر کے
تسلی دیتے آپکا حال تو ایسا گذرا کہ ہر ایماندار ہر دم اوسکو یاد کر کے دنیا کی عیش اور
نافرمانی اللہ سے دور رہے اور جہانتک ہو سکے خیر خیرات کرے شب عاشورہ کو چاہیے
کہ سو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین اخلاص تین بار اور بعد فراغ کے ستر بار کلمہ تمجید
پڑہے گناہ اوسکے بخشے جاوین اگرچہ ریگ بیابان سے زیادہ ہون ایضاً حضرت عبد اللہ
بن عباس رضہ نے فرمایا ہی کہ شب عاشورہ کو قریب صبح کے چار رکعت پڑہے ہر رکعت مین
آیۃ الکرسی اور اخلاص تین تین بار اور بعد فراغت کے سو بار اخلاص پڑہے سب گناہ
بخشے جاوین دیکہو دسوین شب اور روز محرم شریف کا کیسی سعادت دارین حاصل
کرنیکا ہی کہ جو کچہہ ہو سکے رات کو عبادت اور دن کو روزہ رکہے حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکر سُنے
سُناوی محتاج غریبون کو کہانا کہلاوے اون کی روح مبارک کو ثواب بخشے اوسکے عوض کیا کام ہو
ہین کہ عورتونکی بی پردگی اور کفارونکا ہجوم اور باجا شور و غل اور دہوم اللہ کے ذکر کا نام بہی نہین
پہر کیون نہ بی دین طعن کرین اور کفا بہی ٹہٹا کرین پہر آگی ماہ صفر ہی جسکو عرف ہندی مین
تیرہ تیزی کہتے ہین یہہ بہی عبرت کا مقام ہی کہ ان دنون حضرت کو شدت مرض کی بہت ہی
تو اول یہہ ہی خیر خیرات مین مشغول رہی جو مرض بیماری کیسی ہی آوی کبہی نہ گہبراوی اور
اسمین آخری چارشنبہ ہی کہ حضرت کے غسل صحت کا روز ہی بعد صبح کے غسل کری ابعد وقت
چاشت کے دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعتمین گیارہ بار اخلاص اور بعد سلام کے ستر بار درود
پڑہے اور ایک بار یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّيْ سُوْءَ هٰذَا الْيَوْمِ وَاعْصِمْنِيْ مِنْ
شُؤْمِهٖ وَنَجِّنِيْ عَمَّا اَصَابَ فِيْهِ مِنْ نُحُوْسَاتِهٖ وَكُرُبَاتِهٖ بِفَضْلِكَ يَا دَافِعَ الشُّرُوْرِ
وَيَا مَالِكَ النُّشُوْرِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ه وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ الْاَمْجَادِ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ آگے ماہ ربیع الاول ہے جسکو عرف مین بارہ وفات کا چاند
کہتے ہین یہہ بارہ روز نوافل پڑہے خیرات کرے حضرتکا ذکر سُنے سُناوی کتاب
شرح شہاب الاخبار مین لکہا ہی کہ تابعین اور تبع تابعین بروز وفات حضرت سرور عالم
صلعم یعنے دوازدہم ربیع الاول مین بہ نیت ہدیہ بروح اقدس کے بیس رکعت نماز پڑہتے ہی

ہر رکعت مین اکیس بار اخلاص چنانچہ ایک بزرگ پڑہنے والے اس نماز کو حضرت رسالت پناہ
صلعم نے خوابمین ارشاد فرمایا کہ تم کو ساتھ لیجاونگا بہشت مین سبحان اللہ زہی طالع اوسکے
جسکے یہہ وعدہ ارشاد ہوا آگے مہینا ربیع الآخر ہی جسکو عوام ہمارے یہان میران جیکا چاند کہتے ہین کتاب
فضائل شہور مین لکہا ہی کہ اول روز اور پندرہوین روز اور آخر روز اس مہینے کے چار رکعت نماز
پڑہے ہر رکعت مین پانچ بار اخلاص ثواب عظیم ہی اور بخشیگا خدا تعالی سب گناہ اوسکے اور دیگا بہشت اور
جو کہ اس مہینے مین کیا جاتی ہے یہہ عید اور رسم نہین ہے نہ یہہ بہی اوسی بارہ وفات گذشتہ کی رعایت ہے
وجہ اسکی یہہ ہی کہ جناب پیران پیر غوث اعظم جناب عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جس مہینہ مین تھے تو بغداد شریف کا
بادشاہ بارہ وفات مین بارہ روز برابر لنگر جاری رکہتا تہا اور سب امیر غریب اور رعیت کو کہلاتا
تہا اور حضرت پیران پیر صاحب بہی خدا کے فضل سے غنی تھے یہہ بہی سبکو اسیطرح کہلاتے تو ایک پیٹ مین
دو جگہ کہان کہانا جاوے اور وہ بادشاہ وقت تہا اوسکی رعایت بہانی کی اکثر لوگ کرتے تو اونکا
کہانا بارہ روز کے بعد صرف ہوتا تہا اگرچہ آپکے نفیس کے کہانا سڑتا بگڑتا نہین ایسا ہی رہتا تہا
تہا لیکن پہر آپنے فرمایا کہ ہم اگلے مہینے مین کہانا بارہ روز سبکو کہلایا کرینگے اور ایکدن کہٹا نیکی یہہ وجہ
ہی کہ مشایخین رحمۃ اللہ علیہم عمل طاق پسند کرتے ہین اور آپسے یہہ بہی مروی ہی کہ آپکو خوابمین حضرت نے
بشارت دی کہ یہہ تمہاری گیارہوین مجکو پسند ہی پس اسمین یہہ نہین کہ اسکو عید جانو مراد مین اور
سنتین مقرر کرو آگے ماہ جمادی الاولی ہی روایت ہی کہ حضرات صحابہ پڑہتے تھے اس مہینے کے
غرہ مین بیس رکعت نماز ہر رکعت مین ایکبار اخلاص اور بعد فراغ کی سو بار درود کہ ثواب بے اندازہ ہی اور آپ بہی پڑہتے
تھے اس نماز کو اور اس چاند کو جو مدار کا کہتے ہین سو یہہ بہی عید سیلہ نہین ہے کہ جہنڈا نشان لیکر جہڑ مین
کر دیوین یہہ بہی مقام عبرت ہی کہ مدار صاحب درویش کامل تھے اور ذکر الہی بطور حبس دم کے کرتے تھے یعنی اللہ پاک
کے نام کے ساتھ سانس روک لیتے اور یہی تصور کہتے یہانتک کہ چہہ چہہ مہینہ تک ایک سانس لیتے اور آپکے جو مرید تھے
وہ جانتے تھے کہ آپ یاد الہی مین دم روکے ہین اور وہ مدت مقرر ہی اوتنی روز بعد آپ سانس لیتے ایکدفعہ
وہ مدت گذر گئی اور بہت عرصہ ہوگیا سب نے جانا کہ آپ رحلت فرما اس جہان سے ہوے فوراً تجہیز و تکفین مین
مشغول ہوے لیکن جب قبر مین رکہا تو آپنے سانس لی اوسیوقت اونکے مرشد کامل تشریف لائے اور
فرمایا دم مدار یعنے اب دنیا ناچیز ہی سفر بہتر ہی اب سانس مت لے یہہ عبرت ہی کہ دیکہو اس دنیا سے بیزار
ہوکے چلے گئے ہین تم اس دنیا کیواسطے خدا اور رسول کے کیون دشمن بنتے ہو کہ مدار صاحبکا زہد تقوی اور یاد
الہی یاد کرکے خدا کی عبادت مین کوشش نہین کرتے اور گانجہ بہنگ پی کر پہانسی لیکر جہنڈا اچہالین
بناکر مدار کیہ کہلاتے ہو کیا مدار صاحب کے یہہ کام تہی جو تم کرتے ہو توبہ کرو اور اس واہیات سے باز آؤ آگے مہینا
جمادی الآخر ہی فضائل شہور مین انخطب بن حسان سے روایت ہے کہ حضرت ابابکر صدیق رضہ شب اول اس مہینے

مین بارہ رکعت نماز پڑہتے تھے ایضاً دس روز آخر ماہ مین کامل روزہ رکہتے تھے استقبال مہینے رجب کو
اور ہر شب اس دس روز مین بیس رکعت نماز پڑہتے اس مہینے کو جو یہان حضرت خواجہ معین الدین کا چاند کہتے
ہین اس وجہ سے کہ اسمین انکا عرس ہوتا ہی لیکن یہہ عید اور میلہ نہین ہی جای عبرت ہی مسنون طریق پر زیارت
کرو خیر خیرات کرو اونکو خالق اور رازق اور بر لانے والا حاجت روا مت جانو کہ خدا و رسول کا کوئی حکم ادا نکرو
اسمین اونکی خوشی نہین بلکہ سراسر ناراضی ہے آگے مہینا رجب کا ہی تحفہ مین لکہا ہی کہ زیاد بن عمران نے انس بن
مالک سے روایت کی ہی کہ جناب رسول مقبول صلعم جب ہلال رجب کا معائنہ فرماتی تو دونو ہاتہ اوٹہا کر پڑہتے
اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبَ شَعْبَانَ إِلَى شَهْرِ رَمَضَانَ اس مہینے کی پہلی اور پندرہوین اور آخر دن مین غسل
کرے اور دس رکعت نماز پڑہے ہر رکعتمین سورہ کافرون ایکبار اور اخلاص تین بار اور بعد نماز کے کلمہ توحید
سو بار اور استغفار سو بار تمام آفات سے محفوظ رہی اور حاجات دینی و دنیاوی بر آوین اور اس مہینے مین بہت نماز اور
وظایف مین یہہ مختصر گنجایش نہین رکہتا شب معراج بہی اسی ماہ کے ستائیسوین شب کو ہی آگے ماہ شعبان ہے جسکو
شب برات کہتے ہین شب اول ماہ شعبان مین بارہ رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین اخلاص پندرہ بار اور اوسکی صبح
قبل صبح کے دو رکعت پڑہے ہر رکعت مین اخلاص سو بار اور رکوع اور سجود مین بعد تسبیح معمولی کے کہے سُبُّوحٌ
قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
حق تعالی عذاب دوزخ سے محفوظ کری اور بہشت اعلی مین جگہ دی شب برات یعنے جو پندرہوین شب کو مروی ہی کہ اوس روز قبل
غروب آفتاب کے چالیس بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کہے ثواب عظیم ہے بعد مغرب کے غسل کرے شب بیداری
کری نماز اور وظایف مین مشغول رہی تین بار سورہ یس اور ستا بار سورہ حم و سورہ دخان پڑہے آٹہہ رکعت نماز پڑہے ہر رکعتمین
اخلاص پانچ بار یا دو رکعت پڑہے ہر رکعت مین اخلاص ہزار بار یا چار رکعت پڑہے ہر رکعتمین اخلاص سو بار بہرصورت نوافل اور تلاوت
قرآن اور درود اور کلمہ طیب پڑہنے مین مشغول رہی اور صبح کو روزہ رکہے نہایت ثواب ہے یہہ نہین کہ یہہ رات آتشبازی اور رونا پیٹنا
مین گنوا دی آگے ماہ رمضان ہے روزہ رکہی اور تراویح پڑہے ختم قرآن سنے اسمین شب قدر ہی رات بہر عبادت کری جیسے شب برات مین
مذکور ہوا کہ ایک ایک کا ثواب ہزار رات کے برابر ہے آگے ماہ شوال ہی جسکو عید کا چاند کہتے ہین حضرت انس بن مالک سے روایت
ہی کہ شوال کے اول شب یا اول روز مین آٹہہ رکعت پڑہی ہر رکعت مین اخلاص پچیس بار بعد فراغ کی ستر بار کلمہ تمجید
ستر بار استغفار پڑہے خدا تعالی اسکی حاجات بر لاوے اور بہشت عطا فرماوے آگے مہینا ذیقعدہ ہی جسے خالی کا چاند کہتے ہین
اسکو بخشش کا نی یہہ مہینا بہی عبادت کا ہی اس مہینے مین ہر شب دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعتمین اخلاص تین بار ثواب عظیم ہی روایت
ہی کہ پچیسوین رات ذیقعد کو شب بیداری کری اس طرح کہ ہزار رکعت پڑہی ہر رکعتمین دس دس بار اخلاص پڑہی حق تعالی
ستر ہزار گناہ بخشے آگے مہینا ذی الحجہ ہے جسکو بقر عید کا چاند کہتے ہین کتاب
ریاحین مین لکہا ہے کہ ہر شب ماہ ذی الحجہ مین بعد وتر کے سونے سے
پہلے دو رکعت پڑہے ہر رکعت مین سورہ کوثر ایک ــــ بار

اخلاص ایکبار خدای تعالیٰ دیوی برابر ہر بال اوسکے بدن کے دس نیکی اور ثواب صدقہ ہزار
دینا بغلام آزاد ی سات بعد یکا ساتوین اور آٹھوین ذی الحجہ جسکو شب ترویہ کہتے ہین
سو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین آیۃ الکرسی ایکبار اخلاص ایکبار سب بلاؤن سے
نجات پاوے انہین دن مذکور کو چھہ رکعت پڑہے پہلے چار رکعت بیک سلام اول مین والعصر
دوسرے مین لایلاف تیسرے مین سورہ کافرون چوتھے مین اذا جاء بعدہ دو رکعت
ہر رکعت مین اخلاص تین بار ثواب عظیم ہے شب عرفہ مین یعنے نوین ذی الحجہ اس شب مین
دو رکعت نماز پڑہے اول مین آیۃ الکرسی سو بار دوسرے مین اخلاص سو بار ثواب بیحد
روز عرفہ کو چار رکعت پڑہے بیک سلام ہر رکعت مین انا انزلنا تین بار اخلاص
اکیس بار بعد سلام کے ستر بار درود ستر بار استغفار ثواب عظیم ہی شب عید الاضحیٰ تحفہ مین
ہی چار رکعت پڑہی ہر رکعت مین اخلاص اور معوذتین ایک ایک بار بعد فراغ کے ستر بار
کلمہ تمجید ثواب عظیم ہے متبرک روزہ تمام سال مین پانچ ہین اول ستائیسوین رجب کی
اوس شب کو معراج صلعم کا ہوا ہی دوسرا پچیسوین ذی قعدہ کو کہ اوس روز
بنا کعبہ کی ہوئی ہی تیسرا اٹھارہوین ذی حجہ کہ اس روز کعبہ تیار ہوا ہی چوتھا بائیسوین
محرم اوس روز نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی ہی پانچوین بارہوین
ربیع الاول کہ روز وفات صلعم کی ہوئی ہے حاصل یہہ کہ جو کام ہو عبادت اور ذکر
الٰہی سے خالی ہو خواہ شادی و غمی اسلام اسکا نام ہی اور ناچ رنگ فحش بیہودہ نقلیات
سیل تماشا میلہ یہہ رسم کفار ہین اہل اسلام اس سے بچین فقط جو کہ یہہ کتاب بے ینی ہی
ساڑہے چار جز مین مرتب ہی لہذا قیمت اسکی دو آنہ فی جلد ہی جن صاحبون کو
خرید مطلوب ہو تو مولوی عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ کے پاس یا مولوی
سراج الاسلام صاحب امام جامع مسجد شہر آگرہ کے پاس سے لیجاوین **تمت**

قطعہ تاریخ

ہی یہہ اجماع دین اور قیاس	ایضاً	زائران نبی ہین افضل ناس
فکر تاریخ کیا ہی کہدے **امیر**		جو ہین منکر وہی ہین بس خناس
ہوا جب کر زیارت ختم اوس خاتم نگینہ کا		تو پھر سن عیسوی مین دل ہوا طالب قرینہ کا ۱۲۹۳ھ
کہا ہاتف نے یہہ خوش ہو کہ یارو		سخت بد دشمن منافق ہی مدینہ کا
		سنہ عیسوی ۱۸۷۶